عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

جلد ۵
شمارہ ۳۰

وانک لعلیٰ خلق عظیم

جی ایم سید کی سالگرہ میں قادیانیوں کی شرکت

سکھ مرزائی بھائی بھائی

قادیانیوں کا پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا

دستاویزی ثبوت

آج کے دور میں — ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

نفیس، خوبصورت، اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۲۹

S.I.T.E

خالص اور سفید ——— صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ) کراچی

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

انٹرنیشنل

جلد ۵ | ۲۰ تا ۲۶ رجمادی الاخری مطابق ۱۹ تا ۲۵ فروری ۱۹۸۷ء | شمارہ ۳۶

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۹۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۲۵ روپے
یورپ — ۳۲۵ روپے
وسطی ایشیا — ۳۲۵ روپے
جاپان - ملائیشیا — ۳۲۵ روپے
سنگاپور — ۳۲۵ روپے
چائنا — ۳۲۵ روپے
فجی - نیوزی لینڈ — ۳۲۵ روپے
آسٹریلیا — روپے
خلیجی ممالک — روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب سعودی عرب
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم سنگر ٹو
مری — قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
جھنگ/کھوڑکوٹ — حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
ربوہ — شبیر احمد عثمانی
ٹوبہ ٹیک سنگھ/اوم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی — قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا — ہدایت اللہ
بارنڈس — اسماعیل قاضی
کینیڈا — آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ — اے کیو انصاری
ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
برطانیہ — محمد اقبال
اسپین — راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک — محمد ادریس
ناروے — میاں اشرف جاوید
افریقہ — محمد زبیر افریقی
ماریشس — محمد احسان احمد
ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش — محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا — طابع: کلیم الحسن نقوی — مطبع: انجمن پریس — مقام اشاعت: ۲۰/اے سارہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

صدائے ختم نبوت

سکھ مرزائی ـــــ بھائی بھائی

گزشتہ دنوں پنجاب کے ایک عالم دین نے وہاں کے اخبارات میں ایک بیان دیا کہ

"قادیانی اور سکھ مل کر عالم اسلام کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔"

اس بیان پر جے سنگھ بہادر مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت کا ترجمان "لاہور" آپے سے باہر ہو گیا اور اس عالم دین کے خلاف انتہائی غلیظ اور گھٹیا زبان استعمال کی کہ جے سنگھ بہادر مرزا قادیانی کے بھی کان کتر لیے ـــــ گالیاں دینا ان کی عادت ہی نہیں بلکہ جے سنگھ بہادر مرزا قادیانی کی "سنت" بھی ہے۔ جن کا نبی بدزبان ہو اس کی امت یا ذریت سے شریفانہ زبان کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

رہا یہ مسئلہ کہ سکھ اور قادیانی کوئی سازش کر رہے ہیں یا نہیں تو یہ مسئلہ صرف سکھوں اور قادیانیوں تک ہی محدود نہیں بلکہ اسلام و تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی اُمت کے خلاف ہر کفر سازش کر رہا ہے ـــــ **الکفر ملۃ واحدۃ** کے مطابق خواہ وہ سکھ ہوں، ہندو ہوں، قادیانی ہوں، عیسائی ہوں، یہودی ہوں یا کمیونسٹ سب کی ایک ہی خواہش ہے کہ نبوت محمدیہ مٹ جائے۔ امت محمدیہ ختم ہو جائے اور مذہب اسلام کا نام و نشان بھی دنیا میں باقی نہ رہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ساری دنیا کی طاغوتی طاقتیں متحد ہو کر نبوت محمدیہ اور اسلام کو مٹانے کی کوشش کریں تو وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ کیونکہ ان کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن!
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

لیکن مسلمان اس بات کے مکلف ہیں کہ وہ اسلام اور نبوت محمدیہ کی حفاظت کا فریضہ انجام دیں اور وہ اپنی تمام تر کمزوریوں یا بدعملیوں کے باوجود یہ فریضہ انجام دے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے۔ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ ایسی درخشاں مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ جب بھی کسی بے ایمان نے اسلام اور نبوت محمدیہ کے خلاف سازش کی تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں نے اپنی جانوں پر کھیل کر اسلام اور نبوت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دی۔ یہ تو کل کی بات ہے جس کے چشم دید گواہ اب بھی موجود ہیں کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں شمع ختم نبوت کے پروانوں نے سنسناتی گولیوں کے سامنے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے اپنے سینے پیش کیے اور جام شہادت نوش کر کے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا تمغہ حاصل کیا۔

قادیانی جو خود کو "احمدی" کہلواتے ہیں یہ کوئی مذہب، فرقہ یا مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کی طرح کوئی مکتب فکر ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ ایک سازشی گروہ ہے جسے مغربی سامراج نے مسلمانوں کو آپس میں لڑانے اور اس طرح اپنے اقتدار کو پائیدار و مضبوط بنانے کے لیے سیاسی حکمت عملی کے تحت جنم دیا تھا۔ جب مغربی سامراج کو مسلمانوں نے اس برصغیر سے نکال دیا تو قادیانیوں نے ہر اس گروہ اور ٹولے سے پیار و محبت کے رشتے جوڑ لیے جو اسلام اور مسلمانوں کا دشمن تھا اور ان کی ایجنٹی و دلالی کر کے خوب خوب مالی فوائد حاصل کیے۔

جب تحریک پاکستان زوروں پر تھی تو عین انہی دنوں آنجہانی مرزا محمود نے اپنا یہ الہام شائع کرایا کہ مسلمانوں کا فائدہ ہندوستان میں رہنے سے ہے۔ اگر ملک تقسیم ہو گیا تو یہ تقسیم عارضی

ہوگی اور ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ متحد ہو جائیں اور پھر سے اکھنڈ بھارت بن جائے۔ اس طرح ہندوؤں کو جو پاکستان اور مسلمانوں کے دشمن تھے یہ الہام شائع کرکے خوش کیا گیا ——

یہودی جو اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو ان کے قبلۂ اول سے محروم کیا ہزاروں مسلمانوں کو شہید کیا اور اب تک کر رہے ہیں۔ ان سے قادیانیوں کے گہرے روابط اور مستحکم تعلقات ہیں یہاں تک کہ یہودی فوج میں ہزاروں قادیانی بھرتی ہیں جو یہودیوں کے شانہ بشانہ فلسطینی مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں۔

جہاں تک سکھ مرزائی۔ بھائی بھائی ہونے کا تعلق ہے یہ ایک بدیہی حقیقت ہے اور یہ اتحاد دونوں کی سیاسی مجبوری کے تحت عمل میں آچکا ہے، سکھوں کی منزل ننکانہ صاحب و حسن ابدال ہے۔ جبکہ قادیانیوں کا قبلہ قادیان اور دوسرا قبلہ "ربوہ" ہے۔ ان دونوں کے باہمی رابطے میں سب سے بڑی رکاوٹ پاکستان کا وجود ہے۔ اس وقت مشرقی پنجاب میں سکھ انتہا پسندوں نے جو قتل وغارت گری شروع کر رکھی ہے ان کا مقصد خالصتان یا عظیم تر پنجاب کے نام سے ایک الگ مملکت کا قیام ہے۔ یہ تحریک کامیاب ہوتی ہے یا نہیں اس کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا تاہم وہاں پر ہونے والی قتل و خون ریزی سے قادیانی یہ سمجھ رہے ہیں کہ اس کا نتیجہ ضرور نکلے گا۔ وہ یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ اگر سکھ مملکت وجود میں آجاتی ہے تو موجودہ حالات میں سکھ مرزائی اتحاد سے ان کے نبی (قادیانی دجال) کا جنم استھان "قادیان" ان کے پاس آجائے گا یا وہ وہاں چلے جائیں گے۔ سکھوں کو عظیم تر پنجاب یا عظیم تر خالصتان کے لئے مغربی پنجاب میں ایجنٹوں کی ضرورت تھی جو جے سنگھ بہادر مرزا قادیانی کی ذریت کی صورت میں انہیں حاصل ہو گئی ہے۔ چنانچہ رنجیت سنگھ اور جے سنگھ بہادر (جے سنگھ بہادر مرزا قادیانی کا الہامی نام ہے جو اس کی کتابوں میں موجود ہے) کی اولاد میں عملی اتحاد کے کئی مظاہرے ہو چکے ہیں۔ اس مرتبہ قادیانیوں کی جو کانفرنس ہندوستان میں ہوئی اس میں سکھوں نے بھرپور شرکت کی تھی۔

اگر معاملہ صرف کانفرنس میں شرکت تک محدود ہوتا تو اسے نظر انداز کیا جا سکتا تھا کہ کانفرنسوں اور جلسوں میں ہر قسم کے لوگ شریک ہوتے رہتے ہیں، اگر سکھ شریک ہو گئے تو کیا ہوا لیکن معاملہ شرکت سے بھی آگے نکل چکا ہے۔ اور اب قادیانی اپنے مرزاٹروں (عبادت خانوں) کا سنگ بنیاد بھی سکھ گرنتھیوں کے ہاتھوں رکھوانے لگے ہیں۔ خود مرزائی ترجمان لاہور میں کینیڈا کی ایک رپورٹ شائع ہو چکی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ وہاں مرزا طاہر کی تقریر کے بعد عبادت خانے کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اینٹ رکھنے والوں میں عیسائی اور سکھ گرنتھی شامل تھے۔

تعجب کی بات ہے کہ قادیانی اپنے عبادت خانوں کو مسجد کا نام دیتے ہیں اور مساجد کے بارے میں ارشاد ربانی ہے وان المسجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا ؕ۔

جب قرآن پاک کے مطابق مساجد اللہ کے لئے ہیں اور اللہ وحدہٗ لاشریک ہے جس کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں اور جو شرک کرے قرآن پاک نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔ انما المشرکون نجس کہ مشرک ناپاک ہیں تو ان ہی ناپاک لوگوں کے ہاتھوں اپنے مرزاٹے (عبادت خانے) کا سنگ بنیاد رکھوانا کس مصلحت کے تحت تھا؟ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ سیاسی تقاضوں نے انہیں ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرکے اس نعرے کو حقیقت کا روپ دے دیا ہے کہ ، سکھ مرزائی ۔ بھائی بھائی۔

جی ایم سید کی سالگرہ میں قادیانیوں کی شرکت

صوبہ سندھ آج کل لاقانونیت کی لپیٹ میں ہے۔ یہاں تک کہ سیاسی راہنما بھی محفوظ نہیں۔ یہ صورت حال مرزا طاہر کے اس بیان کے عین مطابق ہے جس میں اس نے کہا تھا کہ صوبہ سندھ میں افغانستان کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ گذشتہ چار ماہ کے دوران کراچی، حیدرآباد اور اندرون سندھ رونما ہونے والے واقعات کو اس بیان کے پس منظر میں دیکھا جائے تو اس سے قادیانیوں کے عزائم کا صاف پتہ چلتا ہے —— ایسے میں اگر قادیانی یہ راگ الاپتے ہیں کہ ہم محب وطن ہیں پاکستان کی ترقی واستحکام کے خواہاں ہیں، امن پسند اور بے ضرر ہیں تو یہ اسی طرح کا جھوٹ ہے جس طرح مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت، جھوٹی مسیحیت اور جھوٹی مہدویت۔

گذشتہ دنوں صوبہ سندھ کے مشہور علیحدگی پسند سیاسی راہنما جی ایم سید کی سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ اخبارات میں اس کی تفصیلی رپورٹ شائع ہو چکی ہے۔ اس موقعہ پر ہونے والی تقریروں اور نعرہ بازی سے جی ایم سید اور اس کے پیروکاروں کے عزائم کا صاف پتہ چلتا ہے۔ کھلم کھلا جیئے بھارت جیئے راجیو گاندھی کے نعرے لگائے گئے اور یہاں تک کہا گیا کہ صوبہ سندھ کا فائدہ بھارت کے ساتھ الحاق میں ہے۔ علاوہ ازیں صوبے میں یہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے کہ بسوں اور ٹرینوں میں جیئے سندھ تحریک کے نوجوان سوار ہو کر جیئے بھارت اور جیئے راجیو گاندھی کے عام نعرے لگاتے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔

جی ایم سید کی سالگرہ کا ایک قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ اس میں قادیانیوں نے بھرپور شرکت کی۔ اور انہیں خوب سرگرمی دکھائی۔ کنری سے پہنچنے والی رپورٹ کے مطابق وہاں ایک ریٹائرڈ ماسٹر "ایدل قربانی" کی قیادت میں قادیانیوں کا ایک قافلہ "سن" پہنچا جس میں کنری کے بڑے بڑے قادیانی شریک تھے۔ دوسرے مقامات سے بھی قادیانیوں کے پہنچنے کی اطلاعات ملی ہیں ان قافلوں میں بھی جیئے بھارت اور جیئے راجیو گاندھی کے نعرے لگائے گئے۔ کیا اس کے بعد کوئی ذی ہوش شخص تسلیم کر سکتا ہے کہ قادیانی محب وطن ہیں، پاکستان کے خیر خواہ ہیں، امن پسند اور بے ضرر ہیں۔؟

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت سعدؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میری والدہ اپنی زندگی میں میرے مال سے حج کرتی تھیں، میرے ہی مال سے صدقہ دیتی تھیں، صلہ رحمی کرتی تھیں، لوگوں کی امداد کرتی تھیں، اب اُن کا انتقال ہوگیا، یہ سب کام اگر ہم ان کی طرف سے کریں تو اُن کو ان کا ثواب پہنچے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنچے گا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میری والدہ کا دفعۃً انتقال ہوگیا۔ اگر دفعۃً نہ ہوتا تو وہ کچھ صدقہ وغیرہ کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو ان کی طرف سے ہوجائے گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہاں ان کی طرف سے صدقہ کردو (ابوداؤد) اپنے ماں باپ، خاوند، بیوی، بہن، بھائی، اولاد اور دوسرے رشتہ دار خصوصاً وہ لوگ جن کے مرنے کے بعد ان کا کوئی مال اپنے پاس پہنچا ہو یا ان کے خصوصی احسانات اپنے اوپر ہوں جیسے اساتذہ اور مشائخ ان کے لیے ایصال ثواب کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔ بڑی بے غیرتی ہے کہ ان کے مال سے آدمی منتفع ہوتا رہے، ان کی زندگی میں ان کے احسانات سے فائدہ اُٹھاتا رہے اور جب وہ اپنے عطایا اور اپنے ہدایا کے ضرورتمند ہوں، ان کو فراموش کردے۔

آدمی جب مرجاتا ہے تو اس کے اپنے اعمال ختم ہوجاتے ہیں۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کوئی صدقہ جاریہ چھوڑ گیا ہو یا کوئی ایسا عمل کرگیا ہو جو صدقہ جاریہ کے حکم میں ہو۔ اس وقت وہ دوسروں کے ایصال ثواب اور ان کی دعا وغیرہ سے امداد کا محتاج اور منتظر رہتا ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ مُردہ اپنی قبر میں اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو پانی میں ڈوب جاتا ہے، اور ہر طرف سے کسی مددگار کا خواہشمند ہو، اور وہ اس کا منتظر رہتا ہے کہ باپ بھائی وغیرہ کسی دوست کی طرف سے کوئی مدد دعا کی (کم از کم) اس کو پہنچ جائے اور جب اس کو کوئی مدد پہنچتی ہے تو وہ اس کے لیے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ (احیاء)

بشر بن منصورؒ کہتے ہیں کہ طاعون کے زمانے میں ایک آدمی تھے جو کثرت سے جنازوں کی نمازوں میں شریک ہوتے اور شام کے وقت قبرستان کے دروازے پر کھڑے ہوکر یہ دعا کرتے آنَسَ اللّٰہُ وَحْشَتَکُمْ وَرَحِمَ غُرْبَتَکُمْ وَتَجَاوَزَ عَنْ سَیِّئَاتِکُمْ وَقَبِلَ اللّٰہُ حَسَنَاتِکُمْ (اللہ جل شانہٗ تمہاری وحشت کو دلبستگی سے بدل دے اور تمہاری غربت پر رحم فرمائے، تمہاری لغزشوں سے درگذر فرمائے اور تمہاری نیکیوں کو قبول فرمائے) اس کے بعد اپنے گھر واپس چلے جاتے۔ ایک دن اتفاق سے اس دعا کو پڑھنے کی نوبت نہیں آئی ویسے گھر لوٹ گئے رات کو خواب میں ایک بڑا مجمع دیکھا جو ان کے پاس آیا۔ اس نے پوچھا تم کون لوگ ہو؟ کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم قبرستان کے رہنے والے ہیں۔ تم نے ہم کو اس کا عادی بنادیا تھا کہ روزانہ شام کو تمہاری طرف سے ہمارے پاس ہدیہ آیا کرتا تھا۔ اس نے پوچھا کیسا ہدیہ؟ وہ لوگ کہنے لگے کہ تم جو دعا روزانہ شام کو کیا کرتے تھے وہ ہمارے پاس ہدیہ بن کر پہنچتی تھی۔ وہ شخص کہتے ہیں کہ پھر میں نے کبھی اس دعا کو ترک نہیں کیا۔

بشار بن غالبؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت رابعہ بصریہؒ کے لیے بہت کثرت سے دعا کیا کرتا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ ان کو خواب میں دیکھا وہ کہتی ہیں کہ بشار تمہارے تحفے ہمارے پاس نور کے خوانوں میں رکھے ہوئے پہنچتے ہیں جن پر ریشم کے غلاف ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی جو دعا مُردہ کے حق میں قبول ہوجاتی ہے تو وہ دعا نور کے خوان پر ریشم کے غلاف سے ڈھکی ہوئی میت کے پاس پیش ہوتی ہے کہ یہ فلاں شخص نے تمہارے پاس ہدیہ بھیجا ہے

امام نوویؒ نے مسلم شریف کی شرح میں لکھا ہے کہ صدقہ کا ثواب میت کو پہنچنے میں مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے یہی مذہب حق ہے اور بعض لوگوں نے جو یہ لکھ دیا کہ میت کو اس کے مرنے کے بعد ثواب نہیں پہنچتا، یہ قطعاً باطل ہے اور کھلی ہوئی خطا ہے۔ یہ قرآن پاک کے خلاف ہے، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے خلاف ہے، یہ اجماع اُمت کے خلاف ہے۔ اس لیے یہ قول ہرگز قابل التفات نہیں (بذل)

شیخ تقی الدینؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ خیال کرے کہ آدمی کو صرف اپنے ہی کیے کا ثواب ملتا ہے۔ وہ اجماع اُمت کے خلاف کررہا ہے، اس لیے کہ اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ آدمی کو دوسروں کی دعا سے فائدہ پہنچتا ہے، یہ دوسرے کے عمل سے نفع ہوا۔ نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میدان حشر میں شفاعت فرمائیں گے۔ نیز دوسرے انبیاءؑ اور صلحاء سفارش فرمائیں گے۔ یہ سب دوسروں کے عمل سے فائدہ ہوا، نیز فرشتے مومنوں کے لیے دعا اور استغفار کرتے ہیں۔ (جیسا سورۂ مومن کے پہلے رکوع میں ہے) یہ دوسروں کے عمل سے فائدہ ہوا۔ نیز حق تعالیٰ شانہٗ محض اپنی رحمت سے بہت سے لوگوں کے گناہ معاف فرمادیں گے، یہ اپنی کوشش اور عمل کے علاوہ سے فائدہ ہوا۔ نیز مومنوں کی اولاد اپنے والدین کے ساتھ جنت میں داخل کی جائے گی (جیسا کہ والطور کے پہلے رکوع میں ہے) یہ دوسرے کے عمل سے فائدہ ہوا۔ نیز حج بدل کرنے سے میت کے ذمے سے حج فرض ادا ہوجاتا ہے۔ یہ دوسرے کے عمل سے نفع ہوا۔ الغرض بہت سی چیزیں اس کے لیے دلیل اور حجت ہیں جن کا شمار بھی دشوار ہے۔ (بذل)

ایک شخص کہتے ہیں کہ میرے بھائی کا انتقال ہوگیا۔ میں نے ان کو خواب میں دیکھا اور اُن سے پوچھا کہ قبر میں رکھنے کے

بعد تم پر کیا گزری؟ وہ کہنے لگے کہ اس وقت میرے پاس ایک آگ کا شعلہ آیا مگر ساتھ ہی ایک شخص کی دعا مجھ تک پہنچی۔ اگر وہ نہ ہوتی تو وہ شعلہ مجھ کو لگ جاتا۔

علی بن موسیٰ حداد کہتے ہیں کہ میں احمد بن حنبلؒ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا۔ محمد بن قدامہ جوہریؒ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ جب اس نعش کو دفن کر چکے تو ایک نابینا شخص آئے اور وہ قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن پڑھنے لگے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن شریف پڑھنا بدعت ہے۔ جب ہم وہاں سے واپس ہونے لگے تو راستہ میں محمد بن قدامہؒ نے حضرت امام احمدؒ سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک مبشر بن حلبیؒ کیسے آدمی ہیں۔ امام نے فرمایا کہ وہ معتبر آدمی ہیں۔ ابن قدامہؒ نے پوچھا کہ آپ نے بھی ان سے کچھ علم حاصل کیا ہے؟ فرمایا ہاں میں نے بھی ان سے حدیثیں لی ہیں۔ ابن قدامہؒ نے کہا کہ مبشر نے مجھ سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن علاء بن لجلاج نے اپنے والد سے یہ نقل کیا ہے کہ جب ان کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ ان کی قبر کے سرہانے سورۃ البقرہ کا اول و آخر پڑھا جائے اور یہ کہہ کر فرمایا تھا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو یہ وصیت کرتے ہوئے سنا تھا۔ حضرت امام نے یہ قصہ سن کر ابن قدامہؒ سے کہا قبرستان واپس جاؤ اور ان نابینا سے کہو کہ وہ قرآن شریف پڑھیں۔ محمد بن احمد مروزیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ جب تم قبرستان میں جایا کرو تو الحمد شریف، قل ہو اللہ، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس پڑھ کر قبرستان والوں کو بخش کرو، اس کا ثواب ان کو پہنچ جاتا ہے۔ (احیاء)

صاحب مغنی نے جو فقہ حنبلی کی بہت معتبر کتاب ہے اس قصہ کو نقل کیا ہے اور اس مضمون کی اور روایات بھی نقل کی ہیں۔ بذل المجہود میں بحر سے نقل کیا ہے کہ جو شخص روزہ رکھے یا نماز پڑھے یا صدقہ کرے اور اس کا ثواب دوسرے شخص کو بخش دے خواہ وہ شخص جس کو بخشتا ہے زندہ ہو یا مردہ، اس کا ثواب اس کو پہنچتا ہے اس میں کوئی فرق نہیں کہ جس کو ثواب بخشتا ہے وہ زندہ ہو یا مردہ۔

ابوداؤد شریف میں حضرت ابوہریرہؓ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ کوئی شخص ایسا ہے جو اس کا ذمہ لے کہ مسجد عشار (بصرہ کے قریب ہے) میں جا کر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھ کر یہ کہے کہ یہ نماز (یعنی اس کا ثواب) ابوہریرہؓ کا ہے (ابوداؤد)

اپنے عزیز مُردوں کو ثواب پہنچانے کا بہت زیادہ اہتمام چاہیے مال کے حقوق کے علاوہ۔ عنقریب مرنے کے بعد اُن سے ملنا ہوگا، کیسی شرم آئے گی جب اُن کے حقوق ان کے احسانات اور ان کے مالوں میں جو آدمی اپنے کام میں خرچ کرتا رہتا ہے، ان کو یاد نہ رکھے۔

زبان سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل

میاں عبدالرشید۔ لاہور

جو اللہ کے بندے ہیں اور حضور کے دین پہ جان نچھاور کرنے والے شمع رسالت کے پروانے دین کے معاملے میں اختلافات نہیں کرتے۔ خدا کے برگزیدہ بندے ہر زمانے میں تشریف لاتے رہے۔ خود خدا کے احکام کی تعمیل کرتے رہے اور ان کی تکمیل کیلئے لوگوں کو راہ ہدایت پر چلنے کی تلقین کرتے رہے۔ خود عملی نمونہ بن کر دکھایا۔ حضرت سید عبدالقادر محی الدین غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ نماز جنت کی کنجی ہے جو مسلمان جان بوجھ کر نماز قضا کر دے اور نماز ادا نہ کرے ایسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن نہ کرو۔ (نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو اور جھکنے والوں کے ساتھ (قرآن حکیم)

فرمایا سید عبدالقادر پیران پیرؒ نے اگر چالیس اونٹوں پر نمازی سوار ہوں اور آخری اونٹ پر بے نماز سوار ہو تو میں ایسے قافلے کے اونٹ کی نکیل پکڑنے کو تیار نہیں۔

مقام فکر ہے کہ ہم پیران پیر سے محبت رکھنے والے اپنی بے پناہ عقیدت کا اظہار کرنے والے۔ اُن کے نام پر ہر ماہ لاکھوں روپے غربا مساکینوں میں بانٹنے والے ان کے کس حکم پر عمل پیرا ہیں۔ کیا نماز قائم کرنا حضور نبی اکرم کا پیغام نہیں؟ آقائے دوجہاں کا فرمان اور اس پر عمل کرنے کی تلقین نہیں کرتے؟ بزرگوں کے نام کی برکت اسی صورت میں ہوگی جو بزرگوں نے کام کی ہدایت فرمائی۔ اس پر عمل کریں۔

؎ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

سید حضور علی ہجویری المشہور گنج بخش بھی اپنی کتاب کشف المحجوب میں نماز کی بار بار تاکید کرتے ہیں۔ مگر ہم ہیں کہ ہر بزرگ کا نام تو بڑے احترام سے لیتے ہیں مگر جو حکم الہٰی سناتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ یہ بزرگوں کا کیا احترام ہوا؟ یہ کیسی وفاداری ہوئی وفاداری بشرط استواری اصل ایمان ہے یہ کیا مذاق ہو رہا ہے دین کے ساتھ تنومند نوجوان رنگین کپڑے پہنے بار موتیم گلے میں حمائل کئے چھٹا اٹھائے سرخ و سبز رنگ کا پرچم اٹھا بازاروں گلیوں میں علی علی کے نعرے لگاتے ہاتھ میں کاسۂ گدائی لئے اور ہیروئن و چرس کے سگرٹوں کے بھبوکے اڑاتے اور ڈھول بجاتے رقص کرتے ہوئے۔ ضعیف الاعتقاد لوگوں سے خراج وصول کرتے تو نظر آتے ہیں۔ یہ کون سے علی کے پرستار ہیں۔ ہمارے علیؓ نے تو اپنے جگر گوشوں کو تو دین کا درس دیا تھا جس کا مظاہرہ انہوں نے میدان کربلا میں تمام اُمت کے سامنے کر دکھایا کہ گردن راہ حق میں کٹا دی مگر صلوٰۃ میں کوتاہی نہ کی۔

امام حسینؓ جب بارگاہ الہٰی میں سر بسجود تھے تو شمر نے آپ کا سر تن سے جدا کر دیا۔ آپ نے شہادت قبول کرلی مگر

نماز خطا نہ ہونے دی۔

؎ شمع پہ جل کے مرجانا یہ ہے پروانے کی دنیا

دوستو! ذرا سوچو ہم کدھر جارہے ہیں، ہم فرض تو چھوڑ کے جارہے ہیں جس کا حکم اور تاکید بار بار قرآن میں رب العزت فرمارہا ہے۔ مگر ہم نے خدا کے ایک لاکھ تقریباً چوبیس ہزار پیغمبر اور ان کے بعد اللہ کے ولی خطیب، اولیاء کے پیغام کو پس پشت ڈال کر خود ساختہ طریقہ اختیار کرلیا ہے نماز کے قریب نہیں جاتے۔

پھر کیا تابعداری اور وفاداری ہوئی۔ اور بزرگان دین سے کیسی محبت؟ ؎

خلاف پیمبر کسے راہ گزید

کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

اتباع نبی اکرمؐ سے ہی ہم نجات حاصل کرسکیں گے۔ قرآن حکیم سے بیگانگی خدا اور اس کے محبوب سے کنارہ کشی اُمت کے زوال کا باعث ہے۔

؎ خلاف راہ پیمبر قدم جو بھی اٹھائے گا

وہ منزل کو وہ پہنچے گا نہ رستہ کوئی پائے گا

خیر الامت کے عمل قلیل کا اجر کثیر

محمد شفیع عمر الدین میر پور خاص

حضرت سیدنا و مولانا و مرشدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

نماند بعصیاں کسے در گرو

کہ دارد چنیں سید پیشرو

یعنی قیامت کے دن گنہگار گناہوں کی گرفت سے محفوظ رہے گا کیوں کہ آپؐ جیسا شفیع المذنبین سید الاولین والآخرین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اس کا پیشرو ہے۔

پس بے شک ایسے حضرت پیغمبر سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرنے والے سب امتوں سے بہتر ہیں۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران آیت ۱۱۰)

ترجمہ: تم سب امتوں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لئے بھیجی گئیں۔

یہ آیت آپؐ کو ماننے والوں کے بارے میں ہے اور آپؐ کو جھٹلانے والے سب سے بُرے بنی آدم ہیں۔ جھٹلانے والوں کا حال اس آیت میں ہے۔

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا (التوبہ آیت ۹۷)

ترجمہ: گنوار کفر اور نفاق میں بہت سخت ہیں۔

عظمت فاروق اعظم

حافظ محمد الیاس بندھانی

امیر المومنین خلیفہؓ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے دور خلافت میں اسلامی فتوحات، اصلاحات اور اسلامی سلطنت و ریاست کو جو عظیم الشان وسعت اور ترقی حاصل ہوئی کرۂ ارض کی تاریخ ان بے نظیر کارناموں اور بے مثال حکمرانی کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف ارشادات مبارکہ سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہٗ کی عظمت اور مرتبے کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں جب حضرت عمرؓ نے اسلام قبول فرمایا تو آسمان سے جبرائیل امین نازل ہوئے اور فرمایا، یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آسمان والوں میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے اسلام لانے سے خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے (ابن ماجہ)

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان کے تمام فرشتے عمرؓ کا وقار و عزت کرتے ہیں اور زمین کے تمام شیطان عمرؓ سے ڈرتے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء)

ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "میں علم کا شہر ہوں اور ابوبکرؓ اس کی بنیاد (نیو) ہیں اور عمرؓ اس کی چار دیواری ہیں اور عثمانؓ اس کی چھت ہیں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔" (صواعق محرقہ، فردوس دیلمی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے۔ اسلام ہمیشہ کے لئے عزت پاگیا (تاریخ الخلفاء)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے آپؐ کے دائیں بائیں ابوبکرؓ و عمرؓ تھے۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "ہم قیامت میں اس طرح اٹھیں گے۔" (حاکم، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن خطب فرماتے ہیں، ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا "یہ دونوں میرے کان اور آنکھ ہیں۔" (ترمذی)

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ بن خطاب ہوتے۔" (تاریخ الخلفاء)

دیکھیں کس خوش نصیب کو آپؐ کی روشن سنت کی تابعداری کی توفیق سے نوازتے ہیں اور آپؐ کی پسندیدہ شریعت کی متابعت کرنے کی ہمت سے سرفراز فرماتے ہیں آج حضرت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور دین برحق کی تصدیق کرنے کے بعد آپؐ کی متابعت میں جو تھوڑا عمل بھی کیا جائے اس پر عمل کثیر جیسا اجر دیا جاتا ہے۔

(مثلاً) اصحاب کہفؓ کو اتنا بڑا درجہ جو ملا وہ محض ایک نیکی کی بدولت ہے اور وہ نیکی ہجرت ہے جو انہوں نے نورِ ایمان کے یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے (دینِ برحق کے) دشمنوں سے اس وقت کی تھی جس وقت بے دینوں کا غلبہ تھا۔

دوسری مثال لیں۔ اگر فوجی سپاہی دشمنوں اور مخالفوں کے غلبہ کے وقت تھوڑی سی ہمت دکھائیں تو وہ اس قدر نمایاں ہوتی ہے کہ امن کے وقت اس سے کئی گنا کی ہوئی ہمت اعتبار میں نہیں آتی۔ (یعنی اس کی اتنی قدر نہیں ہوتی)

چونکہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم رب العالمین کے "محبوب" ہیں۔ آپؐ کے تابعدار بھی آپؐ کی متابعت کے واسطے محبوبیت کے مرتبہ پر پہنچتے ہیں۔ کیوں کہ "محب جس کسی میں اپنے محبوب کے شمائل واخلاق دیکھتا ہے اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ اس بیان سے مخالفوں (کے بدحال) کا قیاس کرلیں وہ

؎ محمد عربی کآبروئے ہر دو سرا است
کسے کہ خاکِ درش نیست خاک بر سرِ او۔

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے دونوں جہانوں کے عزت وآبرو کا ذریعہ ہیں۔ جو آپؐ پر ایمان لاکر آپؐ کے لائے ہوئے دین کے دروازے کی خاک نہیں بنتا اور آپؐ کی متابعت نہیں کرتا اس کے سر پر خاک پڑے) اگر آج ہمیں ظاہری ہجرت میسر نہیں ہے تو باطنی ہجرت بدرجہ کمال کرنی چاہیئے۔ "بالیشاں بے ایشاں بایدبود" یعنی ظاہراً لوگوں کے ساتھ ملا جلا رہے اور باطن کو ان سے علیحدہ رکھے۔ اسے متوجہ الی اللہ رکھے۔

(از مکتوب ۴۴۔ دفتر اول)

کلمہ طیبہ کیا ہے

حافظ ابن حجرؒ نے منبہات میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے نقل کیا ہے کہ اندھیرے پانچ ہیں اور اُن کے لئے پانچ ہی چراغ ہیں

۱۔ دنیا کی محبت اندھیرا ہے تقویٰ اس کا چراغ ہے
۲۔ گناہ اندھیرا ہے ۔ توبہ اس کا چراغ ہے۔
۳۔ آخرت اندھیرا ہے ۔ نیک عمل اُس کا چراغ ہے
۴۔ پل صراط اندھیرا ہے ۔ یقین اُس کا چراغ ہے۔
۵۔ قبر اندھیرا ہے ۔ کلمہ طیبہ اُس کا چراغ ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ لہٰذا میری ہی عبادت کرو اور جو کوئی تم میں سے خلوص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیتا آئے گا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا اور جو کوئی بھی میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا۔

یہ بات کس قدر اہمیت رکھتی ہے کہ جو شخص خلوص دل اور نیک نیتی سے کلمہ طیبہ کا ورد کرتا رہا ہوا اس پر جہنم کی آگ حرام کردی جائے گی اور وہ شخص جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

اس میں ذرا بھی شک وشبہ نہیں ہے کلمہ طیبہ خدا کی وحدانیت کا اقرار ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس کی ذات وصفات میں اُس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ خالق ہے اور انسان مخلوق خدا لہٰذا خدا کا بندے پر اولین حق یہ ہے کہ خدا کی عبادت وبندگی اور اطاعت کی جائے جس چیز سے خدا نے روکا ہے اس سے رک جانا انسان ہی کے لئے بہتر ہے۔

چونکہ یہ کلمہ دین کی اصل ہے اور ایمان کی جڑ ہے لہٰذا جتنی بھی اس کی کثرت کی جائے اتنی ہی ایمان کی جڑ مضبوط ہوگی انسان کے ایمان کا دارومدار اسی کلمہ پر ہے بلکہ کائنات کی بنیاد بھی اس کلمہ طیبہ پر ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے ایک مرتبہ سرورِ کائناتؐ سے دریافت کیا کہ آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا قیامت کے دن کون ہوگا سرورِ کائناتؐ نے فرمایا سب سے زیادہ سعادت مند اور نفع اٹھانے والا میری شفاعت کے ساتھ وہ شخص ہوگا۔ جو خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتا ہوگا۔

باقی ص۲۳ پر

"قادیانی مصنوعات"

ملک عزیز میں قادیانی مرتدین کی بہت سی مصنوعات "مارکیٹ میں بکتی ہیں" اور مسلمان لاعلمی میں خرید کر دشمن دین وایمان قادیانیوں کے ساتھ تبلیغ ارتداد میں معاون بنتے ہیں۔

دینی غیرت اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ایمان کے تحفظ کے جذبہ کے تحت آپ کو جتنی قادیانی مصنوعات از قسم کاٹن کپڑا سیمنٹ، شوگر، مشروبات، بیکری وغیرہ، قادیانیوں کی فیکٹریاں، کارخانہ جات اور تجارتی اداروں کا علم ہو۔ مکمل نام پتہ اور تفصیلات سے ہمیں آگاہ فرمادیں۔ تاکہ تبلیغ ارتداد میں نادانستہ طور پر شریک ہونے والے اپنے مسلمان بھائیوں کو آگاہ کیا جا سکے۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم

مولانا محمود الحسن

یونان کے مشہور فلسفی دیو جانس قلبی کی طرف "تلاشِ انسان" کی یہ روایت منسوب کی جاتی ہے کہ ایک بار وہ دن میں چراغ لے کر بازار میں چلا جا رہا تھا، لوگ پیچھے ہو لیے اور بہت حیرانی سے پوچھا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ "میں انسان کی تلاش میں نکلا ہوں"۔ اس واقعہ کو تاریخ جو بھی درجہ دیتی ہو مگر اس سے ایک حقیقت کا ضرور پتہ چلتا ہے۔ وہ یہ کہ علم و فکر کی عالی شان مسندوں پر جلوہ فرما اشخاص تلاش کرنے سے مل سکتے ہیں۔ بڑے سے بڑا فاتح و حکمران بھی آسانی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی تلاش کرے تو اعلیٰ سے اعلیٰ مصنفوں، سیاستدانوں کی ایک مختصر فہرست بن سکتی ہے اور بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ادیبوں، شاعروں، مصنفوں، مقرروں، دانشوروں اور سائنسدانوں کی خاصی تعداد اکٹھی کی جا سکتی ہے، جو اپنے اپنے دائرہ میں اس فن کے امام اور اپنے دور کی مستند شخصیتیں تھیں مگر پوری انسانی تاریخ میں وہ مقدس اور نامور ہستیاں انگلیوں پر گنی جاتی ہیں جو اخلاق کے معلم اور روحِ انسانی کے معمار تھے۔

دیو جانس کی متجسس نگاہیں ایسے ہی انسان کی متلاشی تھیں جو اخلاق کا چلتا پھرتا نمونہ دیکھنا چاہتا تھا۔ اس کی ذہانت و ذکاوت کی دوربین نگاہیں اسے دور دور لے گئیں، مگر ہر جگہ اور ہر منزل پر اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اسی طرح آج کا انسان بھی تلاشِ انسان میں سرگرداں ہے۔ دیو جانس کا زمانہ نہ سہی مگر بیسویں صدی کا یہ مادی دور اپنے روحانی اختلال، اخلاقی افراتفری اور عقیدوں کے تنزل میں بہت ممتاز ہو چکا ہے۔

مختلف قسم کے سوچ بچار ہیں اور ہر شخص اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق آج کی مشکلات کے اسباب بیان کرتا ہے اور اس کا علاج بتاتا ہے، مگر حقیقی بیماری کی طرف بہت کم لوگوں کی نظریں پہنچتی ہیں اور اگر خوش قسمتی سے چند اشخاص بیماری کی تہہ تک پہنچ بھی گئے تو صحیح علاج نہ ہونے سے وہ بیماری برابر بڑھتی رہتی ہے۔ اب یہاں اشاروں اور کنایوں کی زبان چھوڑ کر میں صاف صاف کہتا ہوں کہ آج کی ہماری بیماری اخلاقی بیماری ہے، یہاں دنیا کا کوئی فلسفہ کام نہیں آ سکتا، یہ ایسی گھٹا ٹوپ تاریکی ہے، جسے بجلی کے قمقمے روشن کرنے سے عاجز ہیں، یہاں سیرت و کردار کے ان ستاروں سے تعلق جوڑنا ہوگا، جس کی تابندگی سے تاریخ کے صدہا ادوار روشن ہیں اور جن کی نرم ٹھنڈی کرنیں برابر انسانیت کو اپنے آغوش میں پناہ دے رہی ہیں۔

آئیے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکت میں وہ روشنی تلاش کریں جو ہمارے لیے مشعلِ راہ بن جائے، ہمارا حال خوشگوار اور مستقبل تابناک ہو جائے۔ سنیے مظلومی کا دور ہے، ایذا و تکلیف کی بے پناہ آزمائشیں ہیں۔ فقر و فاقہ کے خطرات ہیں، خاندانی جاہ و جلال گرتا جا رہا ہے، دشمن جان کے پیچھے پڑے ہیں۔ شفیق چچا بلا کر کہتے ہیں دیکھو یہ تمہاری قوم آئی ہے، مجھے ایسا ایسا کہتی ہے، اس وقت حق پرستی کا جس شاندار طریقہ پر مظاہرہ ہوا، اسے آپ خوب جانتے ہیں یہ بہت بڑے اخلاق کی نشانی ہے، حق گوئی کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ ایک اور موقع پر انہیں حالات میں مکہ کے سرداروں کا نمائندہ آپؐ کے پاس آتا ہے اور عمائدِ شہر کی طرف سے گزارش کرتا ہے، آپؐ ہمارے آباؤ اجداد کے مذہب کو برا نہ کہیے، ہمارے بتوں کی توہین نہ کیجیے، اس کے صلہ میں ہماری ساری دولت آپ کے قدموں پر ہوگی ہم آپؐ کو پورے عرب کا تاجدار بنائیں گے، آپ کے آرام و آسائش کے لیے ہر ممکن چیز فراہم کریں گے، غور کیجیے اتنی بڑی پیشکش ہے، مگر یہاں بھی حق پرستی فخر سے جھوم اٹھتی ہے پائے ثبات میں بجائے تزلزل کے اور استحکام پیدا ہو گیا ہے۔

چنانچہ انسانیت کا یہ مبلغ اعظم طائف کی گلیوں اور بازاروں میں نظر آتا ہے، وہاں غنڈے اور شہدے پیچھے لگا دیے جاتے ہیں، دلخراش طعنے، ہمت شکن طنز، مایوس کن ناکامی، اس پر مزید یہ کہ پتھروں کی بارش، پورا جسم خون سے لہولہان، چوٹ سے پورا بدن چکنا چور، ایسی حالت میں آسمان سے آواز آتی ہے کہ اے محمدؐ! اگر اجازت دیں تو طائف کو ان دو پہاڑوں کے بیچ رکھ کر پیس دیں۔ ذرا حافظہ کو تازہ کیجیے، اس معلم اخلاق نے کیا جواب دیا تھا اور کیسی دعا کی تھی، کیا ایسی انسان دوستی، رحم دلی، وسعتِ قلبی کی مثال کہیں مل سکتی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ آپؐ کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں "اور بے شک تو بہت بڑا صاحبِ اخلاق ہے"

حضرات! آئیے فتح مکہ کے واقعات اور کارناموں کا تجزیہ کریں۔ ابوسفیان کون تھا، ہندہ کون ہے، ان کے پچھلے کارنامے کیا ہیں، ان کی سرگرمیاں، ان کے پرجوش منصوبے کیسے رہے ہیں، عدل و انصاف کی عدالت میں کھڑا کر کے پھر فیصلہ کیجیے کیا وہ اسی کے مستحق تھے۔ متقی، منصف، بڑے سے بڑے عالی ظرف مدبر، حوصلہ مند انسان کے ہاتھ اس فیصلہ کا اختیار دے دیجیے وہ یہی کر سکتا ہے کہ معاف کر دے، درگذر فرما دے۔

مگر اخلاقِ محمدی کا معیار اس سے کہیں بلند و برتر ہے، آپؐ فرماتے ہیں، آج ہر اس شخص کی جاں بخشی ہوگی جو خانہ خدا میں پناہ لے اور ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے۔ دیکھا آپ نے عفو و درگذر ہی نہیں اعزاز و اکرام کی بارش اور پھر ایسا نازک موقع عقل دنگ رہ جاتی ہے! آپؐ نے سچ فرمایا:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

"مجھے خرفِ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے"۔

چند اور واقعات کو تخیل میں جگہ دیجئے، فتوحاتِ اسلامی کا سلسلہ برابر بڑھ رہا ہے، مالِ غنیمت کی ریل پیل ہے، غلاموں اور باندیوں کی جماعتیں مدینہ پہونچ رہی ہیں۔ دل پر جبر کر کے حالات سے حد درجہ پریشان ہو کر لاڈلی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا آتی ہے کندھوں کے داغ ہاتھوں پر پڑے ہوئے گٹے، جھلسی ہوئی انگلیاں باپ کو دکھاتی اور عرض کرتی ہے" والدِ محترم! دیکھیے مشک اٹھاتے اٹھاتے، چکی پیستے پیستے، چولہا پھونکتے پھونکتے میری یہ حالت ہو گئی ہے، مجھے ایک باندی دے دیجئے۔ محبتِ پدری کا تقاضا تو یہ تھا کہ آپ اس درخواست کو منظور فرما لیتے کوئی اعتراض نہ ہوتا، مگر آپ نے جو رویہ اختیار کیا وہ ایثار و قناعت، امانت داری کی عجیب مثال ہے۔ آپ نے فرمایا، بیٹی تم باندی لے کر کیا کرو گی۔ سنو میں تم کو اس سے زیادہ بہتر چیز بتاتا ہوں، ہر نماز کے بعد سُبحانَ اللہ، الحمدُ للہ، اللہ اکبر، تسبیحیں پڑھ لیا کرو۔ دولت و منصب کا نشہ بہت تباہ کن ہوتا ہے اچھے اچھوں کا توازن بگڑ جاتا ہے علم و فکر کا غرور، قابلیت و صلاحیت کی فتنہ کاریاں بھی کچھ اس سے کم نہیں۔ یہ انسانی نفس چولے بدل بدل کر نامعلوم راہوں سے حملہ کرتا ہے مگر اس آزمائش میں بھی محمد عربی ﷺ سرخرو ہو کر کامیاب ہوئے بلکہ انسانیت کے لیے تقلید کا نمونہ بن گئے۔

میں آپ کو مدینہ کا واقعہ سنا رہا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو دو مہینہ تک چولہا نہیں جلتا تھا، یہ اس شخص کے گھر کا حال ہے، جو اب مکہ کا یتیم و مظلوم، بے نوا محمد ﷺ نہیں ہے، بلکہ عرب کا شہنشاہ اور اس وقت کی دو بڑی طاقتوں قیصر و کسریٰ کو چیلنج کرنے والا حکمراں ہے، کامیابی اور فتح مندی کی اس منزل پر ہوتے ہوئے بھی آپ کے انکسار، حلم، تواضع، صلہ رحمی، راستبازی، کرم اور حسنِ معاشرت میں کوئی فرق نہیں آیا، بلکہ یہ تمام اخلاقی صلاحیتیں اور بامعنی ہو گئیں، کیونکہ حالات اور ذمہ داریوں نے اس کو چار چاند لگا دیے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ زبردست با اخلاق شخصیت یوں تو تمام بنی نوعِ انسان کے لیے ہدایت کا سامان ہے، لیکن بالخصوص آپ کی امت کے لیے قدم قدم پر سرمایہ سعادت، زندگی کے ہر موڑ پر شک و شبہ کی ہر وادی میں ایمان و عقیدہ کی ہر آزمائش پر یقین کا لو بن کر خود شناسی اور اعتماد کا درس دے رہی ہے۔ بیدار مغز اور سلیم الطبع انسانوں نے ہمیشہ آپ کی شخصیت کو اپنا آئیڈیل بنا کر اخلاقی زندگی کی منزلیں طے کی ہیں۔ اور وہ اونچے سے اونچے مقام پر فائز ہوئے ہیں۔ اگر ہمیں انسانیت عزیز ہے تو خوابِ غفلت کی بجائے بیداری، مایوسی کی بجائے امید اور خود فراموشی کے بجائے خود آگاہی کی راہ پر گامزن ہونا ہے۔ اور یقیناً ہونا ہے تو پھر لیجئے اپنے دامنِ دل کو خلقِ محمدی کے پھولوں سے بھر لینے کا عزم کر لیں۔

نیّت کے بگاڑ و بداعمالی کا فساد

ڈاکٹر ماجد علی خان جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

قرآن کریم

(سورۂ کہف) میں دو بھائیوں کا ایک واقعہ بطور مثال بیان کیا گیا ہے

کچھ مفسرین کے مطابق اگلے زمانہ میں ایک مالدار شخص کا انتقال ہو گیا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ والد کے انتقال کے بعد ان دونوں نے مال آدھا آدھا تقسیم کر لیا۔ ایک بھائی نے اپنے حصے کے مال سے زمین خریدی جس میں دو طرف انگور و کھجور کے باغ لگائے اور درمیان میں کھیتی کی۔ (بیچ میں ندی کاٹ کر) ان کی آبیاری کے لیے ایک نہر کھودی۔ ان باغوں میں خوب پھل آئے اور کھیتی بھی اچھی ہوئی۔ وہ خوب عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگا۔

ترجمہ: "اور (اے محمد ﷺ) (آپ) ان کو دو شخصوں کی مثل بھی سنا دیجئے۔ کہ جن میں سے ایک کے لیے ہم نے انگور کے دو باغ تیار کیے اور ان کے اردگرد کھجوریں لگائیں اور ان کے درمیان کھیتی بھی لگائی (اور) دونوں باغ اپنا پورا پھل دیتے تھے اور کسی کے پھل میں ذرا بھی کمی نہیں رہتی تھی۔ اور ان (دونوں) باغوں کے بیچ ایک نہر بھی جاری کی۔ اور اس شخص کے پاس بہت پھل ہو گئے (یعنی بہت مالدار ہو گیا)"

(سورۃ الکہف)

دوسرے بھائی نے اپنا مال اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور قناعت سے زندگی بسر کی جبکہ مالدار بھائی اپنے باغات اور مال کے زعم میں اللہ اور آخرت کو بھول گیا۔ وہ اپنے غریب لیکن متقی بھائی کو طعنے دینے لگا اور یہ دعویٰ کرنے لگا کہ اس کی کھیتی و باغات کبھی ختم نہیں ہوں گے۔

ترجمہ: "(ایک دن اس مالدار شخص نے) باتیں کرتے ہوئے اپنے اُس دوسرے ساتھی (بھائی) سے (اترا کر) کہا کہ (دیکھ!) میں تجھ سے مال میں بھی زیادہ ہوں اور آدمیوں کی قوت) میں بھی۔ اور (اسی حال میں) وہ اپنے اوپر ظلم کرتا ہوا اپنے باغ میں پہنچا اور کہنے لگا کہ میں یہ گمان نہیں کرتا ہوں کہ یہ (کھیتی و باغات) کبھی برباد ہوں گے (یعنی ہمیشہ رہیں گے) اور نہ ہی میں یہ خیال کرتا ہوں کہ قیامت آئے گی (اور اگر بالفرض) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی گیا تو وہاں پر ضرور اس سے اچھی جگہ پاؤں گا۔" (سورۃ الکہف)

اس کو اس کی بداعمالیوں کے نتائج سے ڈرایا گیا اور کہا گیا کہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تیری بداعمالیوں پر اس باغ و کھیتی پر اپنا عذاب نازل کر دے اور نہر کا پانی خشک کر دے۔

ترجمہ: "اس (مالدار شخص) کے ساتھی (بھائی) نے باتیں کرتے ہوئے اس سے (جواب کے طور پر) کہا کہ کیا تو اُس ذات پاک کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ جس نے تجھ کو (اوّل) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے، پھر تجھ کو صحیح و سالم آدمی بنایا۔ لیکن میں تو یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ)

میرا رب (حقیقی الٰہ ہے) اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ اور تو جس وقت اپنے باغ میں داخل ہوا تھا تو تو نے یوں کیوں نہیں کہا کہ جو اللہ کو منظور ہوتا ہے (وہی ہوتا ہے) اور بدون خدا کی مدد کے (کسی میں) کوئی قوت نہیں۔ اگر تو مجھ کو مال اور اولاد میں کمتر دیکھتا (اور تکبر کرتا ہے) تو مجھ کو وہ وقت نزدیک معلوم ہوتا ہے کہ میرا رب مجھ کو تیرے باغ سے اچھا باغ دیدے اور اس (تیرے باغ) پر کوئی تقدیری آفت آسمان سے بھیج دے جس سے وہ باغ دفعتہً ایک صاف میدان ہو کر رہ جائے۔ یا اُس سے اس کا پانی بالکل اندر زمین میں اُتر کر خشک ہو جائے پھر تو اس کی کوشش بھی نہ کر سکے۔" (سورۃ الکہف)

اس تنبیہ کے باوجود وہ مالدار شخص تکبر اور اترانے سے باز نہیں آیا اور اللہ کی نعمتوں کا کفر کرتا رہا۔ جب اس نے اپنی بداعمالیوں اور بداعتقادیوں کو نہیں چھوڑا تو آخر اُس کے باغ کا وہی حشر ہوا جس کے بارے میں اس کو تنبیہ کی گئی تھی

"ترجمہ: اور (بدعملی کے نتیجہ میں) اس شخص کے پھلوں (اور مال) پر آفت آہی پڑی۔ پھر تو وہ جو کچھ کہ اس نے اپنے ..... باغ میں خرچ کیا تھا اُس پر ہاتھ ہی ملتا رہ گیا اور وہ باغ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا پڑا تھا۔ اور (اب وہ) کہنے لگا کاش کہ میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ اور (اب) اس کے پاس کوئی ایسا مجمع (بھی) نہیں تھا جو خدا کے علاوہ اس کی مدد کر سکتا اور نہ وہ خود ہی (ہم سے) انتقام لے سکا۔ ایسے موقع پر مدد کرنا اللہ برحق کا ہی کام ہے۔ اسی کا ثواب سب سے اچھا اور اسی کا نتیجہ سب سے اچھا ہے۔"

(سورۃ الکہف)

کچھ مفسرین کا خیال ہے کہ یہ واقعہ صرف بطور تمثیل بیان کیا گیا ہے جب کہ دوسرے مفسرین اس کو حقیقی واقعہ بتاتے ہیں جو بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کے ساتھ پیش آیا۔ ملاحظہ ہو تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی ج ۵ ص ۲۱۶) کچھ مفسرین کا خیال ہے کہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی مکہ میں ایک مسلمان اور ایک مشرک کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا۔ (ملاحظہ ہو تفسیر مظہری از قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی ج ۵ ص ۳۳، ۳۳)

قرآن کریم تاقیامت انسانیت کی ہدایت کے لیے نازل کیا گیا ہے یہ واقعہ چاہے تمثیلی ہو یا حقیقی اُن تمام لوگوں کے لیے سبق آموز ہے جو اپنے ذرائع و وسائل کے زعم میں اگر اپنے یقینی اعمال اور نیت کو بگاڑ لیتے ہیں۔ موجودہ دور میں جب انسان کے پاس کسی غیر ملکی ملازمت یا تجارت وغیرہ کے ذریعہ یکدم دولت کی فراوانی ہو جاتی ہے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ اترانا اور تکبر کرنا اس کا شعار بن جاتا ہے۔ خود اپنے گھر کے لوگ اور اپنے احباب دوست اس کی نظر میں گر جاتے ہیں چال میں ایک خودنمائی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اللہ کو بھول جاتا ہے۔ اس مرض میں آج کل غیر مسلموں سے زیادہ مسلمان مبتلا ہیں۔

اسی طرح جب کھیتوں اور باغات میں اچھی فصلیں آتی ہیں تو افراد تو افراد حکومتیں تک اترانے لگتی ہیں۔ اور لوگ اللہ کا شکر ادا کرنے کی بجائے الٹا اس کی نافرمانی میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ (فصل پر تمام انسانوں کی فلاح و بہبود کی خاطر اناج سستا کرنے کی بجائے اناج اور زیادہ مہنگا کرنے کے پلان اور اعلانات پہلے سے کر دیئے جاتے ہیں (انسانوں کے ووٹوں کی محتاج اور ان کے اشاروں پر ناچنے والی حکومتیں اللہ کے فرمانوں کو بھول کر ان کی غلط دلجوئی کر کے ووٹ حاصل کرنے کی غرض سے فصل پر بھی اناج کی قیمتیں بڑھانے کا اعلان کر دیتی ہے)

انسان کی نیت و اعمال کے اس فساد کے اثر سے آسمانی آفات و بلیات نازل ہوتی ہیں۔ موسم خراب ہو جاتا ہے۔ بلا موسم کی زبردست بارشیں ہوتی ہیں یا کثرت سے سیلاب آتے ہیں اور انسانوں کی امیدوں پر پانی پھیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں کاش کہ ہم لوگ اپنی نیت و اعمال کو درست کرنے کی فکر کرتے، اللہ واحد کے علاوہ دوسرے معبودوں کے سامنے سجدہ ریزی نہیں کرتے اور اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرتے تو

باقی صفحہ ۳۰ پر

جامعہ فاروقیہ رجسٹرڈ کوٹ اڈو

اپیل

مدرسہ جامعہ فاروقیہ کوٹ اڈو کی بنیاد حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ نے اپنے دست مبارک سے رکھی۔ مدرسہ میں اس وقت 65 مسافر طلباء اور 200 مقامی طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مدرسہ کا پلاٹ صرف دس مرلہ پر منحصر ہے جو بہت تھوڑا ہے۔ مدرسہ کے نزدیک پچاس مرلہ کا ایک پلاٹ جو کہ چار دیواری اور ۴ کمروں پر مشتمل ہے جو ہمارے ایک بزرگ کی ملکیت ہے جو مدرسہ کو 3000 ہزار مرلہ کے حساب سے دینے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں ۵۰ ایسے مخیر حضرات کی اشد ضرورت ہے جو کہ اپنی نیک کمائی سے ایک ایک مرلہ خرید کر دے سکیں جب تک مدرسہ قائم رہے گا ان حضرات کو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ مدرسہ کا اکاؤنٹ نمبر P.L.S-259 الائیڈ بنک آف پاکستان کوٹ اڈو ہے۔

ترسیل زر کا پتہ

حافظ محمد اسلم خاکی ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رجسٹرڈ وارڈ نمبر ۴ کوٹ اڈو ضلع مظفر گڑھ

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

کنگنوں والی حدیث

م ۔ ک ——— کیلیفورنیا (امریکہ)

س : یہاں قادیانی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نبی (علیہ السلام) نے خواب میں دیکھا تھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں ۔ لیکن وہ کنگن حضور (علیہ السلام) نے نہیں پہنے ، اس کا مطلب ہے کہ ان کی پیشگوئی جھوٹی نکلی (نعوذ باللہ)

یہ حدیث کیا ہے ، کس کتاب کی ہے ، وضاحت سے لکھیں ۔

س : قرآن پاک میں جو سورۃ مائدہ آیت ۶۱ میں جو ذکر ہے کہ اس قوم کو بندر اور سور بنایا تھا ، وہ کونسی قوم ہے ، حوالہ فرور دیجئے ۔

س : سورۃ نجم آیت ۲۲ میں ہے ، تم اللہ کے لیے بیٹیوں کو اور اپنے لیے بیٹے پسند کرتے ہو ، کیسی بُری تقسیم ہے جو تم لوگ کرتے ہو ، لیکن اللہ تعالیٰ خود ایسی تقسیم کرتا ہے ، کیا یہ تقسیم بُری ہے ۔ واضح جواب دیں ۔

س : ایک حدیث ہے جس میں حضرت سراقہ ابن مالکؓ کا ذکر ہے کہ ہجرت کی رات وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے کہنے پر گرفتار کرنے گئے ، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سراقہ میں تیرے ہاتھ میں قیصر و کسریٰ کے کنگن دیکھتا ہوں ۔ پھر حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں قیصر و کسریٰ فتح ہوا تو حضرت سراقہ کو وہ کنگن دیے گئے ۔ یہ حدیث کہاں ہے ۔ اس کا حوالہ اور پوری عبارت اگر لکھ دیں تو مفید ہوگی ۔

قادیانی اب اس حربہ پر اتر آئے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر حملے کرتے ہیں ، کہتے ہیں کہ تم مرزا قادیانی کی شخصیت پر حملے کرتے ہو ۔ اسی طرح کے حملے عیسائی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں تو تم کیا جواب دو گے ، آپ رہنمائی فرمائیں کہ کس طرح اس بات کا جواب دیا جائے ۔

ج : آپ نے اپنے آخری پیراگراف میں جو لکھا ہے کہ قادیانی اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ کرنے پر اتر آئے ہیں ۔ یہ "اب" کی بات نہیں وہ ہمیشہ سے انبیاء کرام علیہم السلام کو خصوصاً سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو مرزا قادیانی دجال اعور کے لیے قربان کرنے کے عادی ہیں ۔ اور چونکہ ان کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت نہیں ۔ اس لیے عیسائیوں کی آڑ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر رکیک حملے کیا کرتے ہیں ، اور یہ ان کے کفر و زندقہ کی ایک مستقل دلیل ہے ۔ اب بالترتیب سوالوں کا جواب لکھتا ہوں ۔

۱ ۔ دو کنگنوں کی حدیث دوسری کتابوں کے علاوہ صحیح بخاری (کتاب المغازی ، باب قصۃ الاسود العنسی ص ۶۲۸ اور کتاب باب النفخ فی المنام ص ۱۰۴۳) میں بھی ہے حدیث کا متن یہ ہے

"میں سو رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھوں پر دو کنگن سونے کے رکھے گئے ۔ میں ان سے گھبرایا اور ان کو ناگوار سمجھا ، مجھے حکم ہوا کہ ان پر پھونک دو ۔ میں نے پھونکا تو دونوں اُڑ گئے ۔ میں نے اس کی تعبیر ان دو جھوٹوں سے کی جو دعوئ نبوت کریں گے ۔ ایک اسود عنسی اور دوسرا مسیلمہ کذاب ۔"

اس خواب کی جو تعبیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی وہ سو فیصد سچی نکلی ، اس کو جھوٹی پیشگوئی کہنا قادیانی کافروں ہی کا کام ہے ۔

۲ ۔ اس سے یہودیوں کی قوم مراد ہے ، بعض انبیاء کرام علیہم السلام کی تکذیب کی وجہ سے ان کو یہ سزا دی گئی ۔

۳ ۔ مشرکین مکہ ، فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے ۔ قرآن کریم میں مختلف دلائل سے ان کی تردید کی گئی ہے ۔ سورۃ النجم کی اس آیت میں ان کی تردید یوں کی گئی ہے کہ جس صنف کو تم اپنے لیے پسند نہیں کرتے اس کو خدا کے لیے تجویز کرتے ہو یہ کیسی بُری تقسیم ہے ۔ حق تعالیٰ شانہ بعض کو بیٹے ، بعض کو بیٹیاں اور بعض کو دونوں دینا اور بعض کو بانجھ کر دینا اس کی کمال قدرت کی دلیل ہے اور اس میں بڑی حکمت کارفرما ہے ۔ کہ جس کے حال کے جو مناسب تھا وہ معاملہ اس سے کیا ۔

۴ ۔ سراقہ بن مالکؓ کے واقعہ کی حدیث صحیح بخاری ص ۵۵۴ ج ۱ میں بھی اور حدیث و سیرت کی دوسری کتابوں میں موجود ہے ۔

گمشدہ چیز کا مسئلہ

مومن کمال ——— راولپنڈی ۔

س : مجھے عید الضحیٰ سے چند روز قبل ایک بس سے گری ہوئی کلائی کی گھڑی ملی ۔ گھڑی کافی قیمتی ہے ۔ اپنے طور پر کوشش کرنے کے بعد مالک نہ ملا ۔ تو میں نے اخبار جنگ راولپنڈی میں ایک اشتہار دیا ۔ مگر مالک پھر بھی نہ ملا ۔ اب آپ سے درخواست ہے کہ میرا مسئلہ حل کریں کہ میں اس گھڑی کا کیا کروں ۔

ج : اگر مالک ملنے کی توقع نہیں تو اس کی طرف سے صدقہ کر دیجئے ۔ آپ گھڑی خود رکھنا چاہیں تو اس کی قیمت لگوا کر اتنی قیمت دے دیجئے ۔ صدقہ کرنے کے بعد اگر مالک مل جائے اور وہ اس صدقہ کو جائز رکھے تو ٹھیک ورنہ صدقہ آپ کی طرف سے ہوگا ۔ مالک کو اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی ۔

مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

مولانا سید منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

ستارہ جن شخصیات کو اپنی تکمیل کے لئے منتخب کرتی ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ کسی جاگیردار، سرمایہ دار کے گھر میں ہی آنکھ کھولیں۔ گو ارباب اقتدار ان کو التفات کی نظر سے نہیں دیکھتے لیکن جب یہ ہستیاں ملک وملت کی خدمت اور آزادی وطن کا پرچم تھام کر بڑھتی ہیں تو ان بوریہ نشینوں کے قدموں میں شاہوں کے تخت وتاج گر جاتے ہیں

جون ۱۸۹۶ء میں ضلع مانسہرہ کے مشہور قصبہ میں مولانا حکیم سید گل کے گھر میں جب ایک بچہ پیدا ہوا تو کسے معلوم تھا کہ آج کا یہ نومولود برصغیر کی پیشانی کا جھومر ہوگا جو وقت کے بڑے بڑے جابر حکمرانوں اور فرنگی سامراج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جب آزادی وطن کا پرچار کرے گا تو میر کارواں ہوگا فرنگی سامراج اور باطل قوتیں اس کا نام سن کر کانپ اٹھیں گی میری مراد مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی کی ذات سے ہے۔ مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ نے ۱۹۱۲ء میں ہائی سکول سے مڈل کا امتحان امتیازی حیثیت میں پاس کیا اور ضلع بھر میں اول پوزیشن حاصل کی۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف مدارس نے مولانا کے والد صاحب سے کہا کہ آپ کا بچہ نہایت ذہین اور لائق ہے میں اس کا پندرہ روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر کرتا ہوں اسے مزید تعلیم دلائیں مولانا ہزاروی ؒ کے والد محترم نے کہا جناب میں اس کو دینی تعلیم دلاؤں گا۔

ابتدائی کتب مولانا نے اپنے والد سے پڑھیں اور پھر مولانا ہزاروی ؒ کو استاذ الکل مولانا غلام رسول ؒ کے ہمراہ دیوبند بھیجا دیوبند میں بڑے بڑے مشاہیر علماء سے علم حاصل کیا۔ دیوبند میں تعلیم کے دوران مولانا ہزاروی ؒ نے ایک جماعت جمعیت طلباء اسلام کی بنیاد رکھی مولانا خود فرماتے ہیں کہ جب میں نے جمعیت کے قیام کا حضرت مہتمم دارالعلوم دیوبند کی خدمت میں پیش کیا تو مہتمم صاحب نے فرمایا کہ ایک شرط پر اجازت دے دوں گا کہ دارالعلوم کے اعلیٰ درجے کے کوئی استاذ اس تنظیم کی صدارت قبول کر لیں چنانچہ مولانا ہزاروی طلباء کا وفد لے کر شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی ؒ کی خدمت میں پہنچے اور درخواست پیش کی۔ مولانا عثمانی ؒ نے صدارت قبول فرمائی۔ چنانچہ جمعیت طلباء اسلام کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور مولانا عثمانی ؒ صدر اور مولانا ہزاروی ؒ جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ جمعیت طلباء اسلام کے پروگرام کے تحت چند ہم سبق طلباء کو لے کر مولانا ہزاروی نے ہندوستان کے مختلف مدارس کا دورہ کیا۔ مثلاً مظاہر العلوم، دارالعلوم ندوۃ العلماء وغیرہ، مولانا ہزاروی جب ندوۃ العلماء میں پہنچے تو ندوہ کے طلباء نے مرعوب کرنے کے لئے ایک سپاس نامہ عربی زبان میں پیش کیا چنانچہ مولانا ہزاروی ؒ

حیدرآباد دکن میں انہوں نے تنہا ایک شیر کا مجسمہ توڑ دیا تھا کہ ہندو اور مسلمان اسے پوجتے تھے

نے بغیر کسی تحریر وتمہید کے ان کے سپاسنامہ کے جواب میں عربی میں تقریر کی تو ندوہ کے طلباء اور مدرسین عش عش کر اٹھے اور حیران ہوگئے۔

مولانا ہزاروی ؒ نے ۱۹۱۹ء میں دورہ حدیث کیا اور تمام جماعت میں اول پوزیشن حاصل کی فراغت کے بعد ایک سال تک دیوبند میں معین المدرسین کی حیثیت سے پڑھاتے رہے اس کے بعد دارالعلوم کے مہتمم مولانا حبیب الرحمان صاحب کے حکم اور انور شاہ کشمیری ؒ کی اجازت سے حیدرآباد دکن تشریف لے گئے۔

مولانا ہزاروی ؒ جب حیدرآباد پہنچے تو وہاں عجیب بات یہ دیکھی کہ ایک شیر کا مجسمہ نصب ہے جس کو ہندو پوجتے ہیں۔ اور مسلمان بھی اس کو متبرک سمجھتے ہیں۔ اور ہندو اسے ادھر چڑھاتے اس پر چڑھاتے ہیں مولانا نے کافی آدمیوں کو اس کے گرانے پر آمادہ کیا لیکن عوامی ردعمل کو دیکھتے ہوئے کسی نے جرأت نہ کی۔ چنانچہ مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ نے اکیلے اس مجسمے کو گرادیا چنانچہ عوام میں شدید غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی اور بات عدالت تک جا پہنچی ہے اور پھر مولانا وہاں سے واپس وطن تشریف لے آئے۔

مولانا ہزاروی ؒ نے ۱۹۲۶ء میں ہزارہ میں رسومات اور بدعات کے خلاف ایک جماعت "اصلاح الرسوم" کے نام سے تشکیل دی اور مروجہ رسوم کے خلاف انتھک کوشش کی ۱۹۳۴ء میں مولانا نے مجلس احرار میں شمولیت اختیار کی اور بہت جلد مولانا کو آل انڈیا مجلس احرار کا نائب صدر منتخب کر لیا گیا۔

۱۹۵۳ء میں جب تحریک ختم نبوت چلی تو مولانا نے نہایت ہمت تندہی وجانفشانی سے اس کی قیادت کی جب کہ دیگر رہنما پہلے ہی گرفتار ہو چکے تھے اس وقت کی حکومت نے مولانا کی گرفتاری کے لئے دس ہزار روپیہ انعام مقرر کیا ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران ہی مولانا کے بارے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مولانا جہاں ملیں گولی مار دی جائے اس کیبنٹ میں مشہور مسلم لیگی رہنما جناب سردار بہادر خان صاحب مرحوم (صدر پاکستان محمد ایوب خان صاحب کے بھائی) بھی شریک تھے سردار بہادر خان صاحب نے مولانا قاضی شمس الدین صاحب کو بلا کر کہا مولانا کی حفاظت کریں انہیں کہیں روپوش کر دیں یا ملک سے باہر بھیج دیں ان کی جان کو خطرہ ہے چنانچہ مولانا خفیہ طور پر تحریک کی قیادت کرتے رہے اور خداوند قدوس نے مولانا کی حفاظت کی۔ لیکن گولی مروانے والوں کو خدا نے قاہرہ کے قریب ہوائی حادثے میں جلا کر بھسم کر دیا اور وہ اپنے انجام کو پہنچ گئے۔

جمعیت علماء اسلام کی بنیاد ۱۹۴۵ء میں جمعیت علماء ہند کے مقابل کلکتہ میں مولانا شبیر احمد عثمانی ؒ نے رکھی تھی قیام پاکستان کے بعد اس جماعت کو مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی ؒ نے نئے سرے سے تشکیل دیا مولانا تھانوی ؒ کا یہ اقدام بعض آزاد خیال مسلم لیگی لیڈروں کو پسند نہ آیا جمعیت کی سرگرمیاں نرم پڑ گئیں چونکہ مولانا احتشام الحق ؒ بھی دل شکستہ تھے، چنانچہ حضرت لاہوری ؒ نے علماء سے مشورہ کے بعد ۸-۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ملتان میں مغربی پاکستان کے علماء کا کنونشن منعقد کیا اس کنونشن میں اسی "جمعیت علماء اسلام"

کی تجدید کی گئی۔ متفقہ طور پر شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کو مرکزی امیر اور مولانا ہزارویؒ کو جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔ حضرت لاہوریؒ نے فرمایا امارت مولانا ہزاروی کی نظامت سے مشروط ہے اگر وہ قبول فرمالیں تو امارت قبول کرلوں گا ورنہ نہیں چنانچہ مولانا ہزاروی کو اکابرین نے مجبور کیا اور خصوصاً مولانا عبدالحنانؒ صاحب ہزارویؒ کی کوشش سے مولانا ہزاروی مان گئے۔ ناظم اعلیٰ بن جانے کے بعد مولانا نے مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کے دورے کئے اور ایک محتاط اندازے کے مطابق چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں چودہ سو جمعیت علماء اسلام کی شاخیں قائم فرمادیں جو ایک ریکارڈ ہے

۱۹۶۲ء میں مولانا صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے جناب محمد حنیف خان صاحب کے بھائی محمد ہارون بادشاہ صاحب مقابلہ میں تھے لیکن مولانا کامیاب ہوگئے چنانچہ مغربی پاکستان اسمبلی میں عائلی قوانین کے خلاف نہایت شاندار تقریر فرمائی جب مولانا کی قرارداد پر ووٹنگ کرائی گئی تو ایک مرد اور تین عورتوں کے سوا تمام ممبران اسمبلی نے مولانا کی قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔

مولانا نے حق بات کہنے میں کبھی خوف محسوس نہیں کیا اور جان کی پرواہ بھی نہیں کی کسی مصلحت کو خاطر میں نہیں لائے۔ بقول شاعر

ے مجھے حق بیانیوں نے جہاں دار پر چڑھایا
وہیں مصلحت نے واعظ تیرے ہونٹ سی دیئے ہیں

ایسا ہی ایک واقعہ زیدہ ضلع مردان میں رونما ہوا مشہور متعصب عجب خان قادیانی جو ایک جاگیردار تھا زیدہ کے لوگوں پر یہ قانون لاگو کیا ہوا تھا کہ مرزا قادیانی کے نام کے ساتھ حضرت جی ضرور کہا کریں نام گستاخی سے کوئی نہ لے۔ مولانا ہزارویؒ کو پتہ چلا جہانگیرہ کے علماء کا ایک وفد لے کر زیدہ پہنچے وہاں ایک مسجد میں جلسہ کا اعلان کیا لوگ جب ڈرتے ڈرتے مسجد میں پہنچے تو عجب خان جو آنریری مجسٹریٹ بھی تھا پستول بھر کر مسجد میں آیا اور عین منبر کے سامنے بیٹھ گیا مولانا کا بیان جب شروع ہوا مرزا قادیانی کے عقائد بیان کرنے شروع کئے مرزا قادیانی کی تحریرات مولانا نے پیش کی جوش میں آکر مولانا ہزارویؒ نے تین دفعہ فرمایا کہ مرزا قادیانی مرتد، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج تھا جو اس کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے مولانا نے اپنا سینہ ننگا کر کے فرمایا جو اس بات پر گولی مارنا چاہتا ہے مجھے گولی مار دے عجب خان نے کچھ بولنا چاہا لیکن عوام کے تیور دیکھ کر کھسکنے میں ہی عافیت سمجھی اس کے بعد اہل زیدہ نے فیصلہ کیا کہ آئندہ کسی قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ ہی کوئی مردہ جو قادیانی ہو دفن ہونے دیا۔

مولانا ہزارویؒ ایک دفعہ جنرل محمد ایوب خان سے ملنے گئے۔ مشہور احرار رہنما جناب شیخ حسام الدین مرحوم بھی مولانا کے ساتھ تھے بات چیت کے دوران ایوب خان نے کہا مولانا جہاں تک اسلام کو سمجھا ہوں وہ تو اس طرح ہے مولانا ہزارویؒ نے فرمایا ہاں خان صاحب کرسٹائن کیلر کے ساتھ ننگا غسل کرنے والے جو اسلام کو سمجھے بھلا ہم کب اس طرح سمجھ سکتے ہیں ایوب خان نہایت شرمندہ ہوئے۔

۱۹۶۴ء حکومت مصر کی دعوت پر مولانا ہزارویؒ۔ مولانا مفتی محمود صاحبؒ۔ مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ قاہرہ تشریف لے گئے۔ مصر کے مرد آہن جمال عبدالناصر مرحوم نے سکندریہ میں تمام مندوبین کے اعزاز میں ایک دعوت استقبالیہ دی۔ مولانا ہزارویؒ نے پاکستانی مندوبین کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک مختصر عربی زبان میں تقریر فرمائی جس میں عالمی حالات پر بحث کی۔ اور مغربی سامراج کی ریشہ دوانیوں کا جائزہ پیش کیا مولانا کی تقریر کے دوران تالیاں بجنی شروع ہوگئیں اور مرحبا مرحبا کی آوازیں آنا شروع ہوگئیں تمام مندوبین نے مولانا کو مبارک باد پیش کی خصوصاً صدر ناصر مرحوم نے تو مولانا ہزارویؒ کو ملاقات کے وقت شاندار خراج تحسین پیش کیا اور کہا سَادَتِي الْعُظَامُ كُنْتُمْ اِخْوَانَنَا فَوَاللّٰهِ قَدْ تَفَرَّقَ الْاِسْتِعْمَارُ بَيْنَنَا بِاَغْرَاضِ السِّيَاسِيَّةِ۔ ترجمہ: "میرے محترم بزرگو ہم دنیائے اسلام کے ناطے سب بھائی بھائی ہیں جبکہ استعمار نے اپنے سیاسی اغراض اور مفاد کے لئے ہم میں افتراق و انتشار پیدا کر دیا ہے۔"

مولانا نے کڑک کر کہا کہ
مرزا قادیانی کافر اور مرتد ہے
اس پر اگر کوئی خان مجھے گولی مارنا
چاہتا ہے تو میرا سینہ حاضر ہے
خان بھرا ہوا پستول لے کر
جلسہ سے نکل گیا۔

مانسہرہ کے مشہور قادیانی غلام ربانی خان نے کئی احباب سے کہا کہ میں دو دفعہ وزیراعظم پاکستان کا سیکرٹری بنتے بنتے رہ گیا اور اس کی وجہ صرف مولانا غلام غوث ہزارویؒ تھے ہر بار مولانا نے میرے راستے میں رکاوٹیں ڈالیں

۱۹۷۰ء میں مولانا قومی اسمبلی کے ممبر جناب حنیف خان صاحب کو شکست دے کر منتخب ہوگئے مولانا نے دور دراز پہاڑی علاقہ میں کئی کئی میل پیدل سفر طے کیا۔ اور الیکشن میں کامیاب ہوگئے۔

۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء کو پشاور میں سیرت کے موضوع پر عالمی کانفرنس ہوئی جس میں مولانا ہزارویؒ سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں صحابہ کے مناقب و فضائل پر عربی میں ایک مقالہ تحریر فرمایا اور کانفرنس میں خود پڑھ کر سنایا۔ جب مقالہ ختم فرمایا تو امام کعبہ فضیلۃ الشیخ محمد عبد بن السبیل نے مولانا کی پیشانی پر بوسہ دیا اور مبارک باد دی اس مقالہ کا نام امام حرم نے ہی الذب عن الصحابہ تجویز فرمایا اور اس پر اپنی تقریظ بھی لکھی۔

مولانا نے ساری زندگی درویشانہ گزاری اصولوں پر کبھی سودا بازی نہیں کی اگر مولانا حکمرانوں کے ہاتھوں بکتے یا جھکتے تو اپنی قیمت اربوں روپے لگوا سکتے تھے اگر چاہتے تو دولت مولانا کے گھر لونڈی باندی بن جاتی نوکروں کی فوج ظفر موج ہوتی بہترین محلات ہوتے لیکن جس کا نام سن باطل کے محلات میں دراڑیں پڑ جاتی فرنگی سامراج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والا مجاہد، قادیانیت کا قاتل، انگریز کا باغی جابر حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق کو بلند کرنے والے درویش کے گھر سے موت کے وقت کیا نکلا کفن کے لئے کچھ نہ تھا بلکہ پینتالیس کا مقروض تھا اور اپنے چھوٹے بھائی مولانا فقیر خان صاحب مرحوم کو وصیت کی یہ قرض ادا کردیں۔

مولانا مغربی پاکستان اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے پھر

باقی ص۳۱ پر

افکارِ قارئین ختمِ نبوت

قارئین ذیل کے عنوانات پر صاف تبصرے خوشخط مختصر مضامین بھیجیں

مضامین — واقعات — تبصرے

یہ مسئلہ! مولویوں کا نہیں پوری امت کا ہے

محمد صدیق اختر۔ مانسہرہ

ایک بات رسالہ ہٰذا کے ذریعہ عوام الناس کے گوش گزار کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ اکثر لوگوں کو علم نہیں کہ ختم نبوت کی اہمیت کیا ہے۔ ہوا یوں کہ ایک جگہ میں رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اور ساتھیوں کو اس کی اہمیت بتا رہا تھا۔ کہ ایک شخص بول اٹھا کر پڑھنے کے لئے اور کئی رسائل موجود ہیں۔ آپ لوگ (یعنی مولوی) خواہ مخواہ مرزائیوں کے خلاف ہو۔ بہرحال کافی باتیں کیں۔ تو میں نے انکو سمجھایا مسئلہ مولویوں کا ہی نہیں۔ بلکہ پوری امت مسلمہ کا مسئلہ ہے۔ دوسرا اگر کہا۔ جب موجود لوگوں نے کہا جناب یہ تو مرزائی ہے۔ تو اس نے جھٹ کہا۔ مرزائی نہیں یہ تو احمدی ہے۔ اللہ معاف فرمائے۔ تو میں وضاحت کرتا ہوں۔ مرزائی خواہ احمدی بتلائے۔ قادیانی یا لاہوری کا بلا تخصیص بلاشک و شبہ کافر ہے۔ مرتد ہے زندیق اور واجب القتل ہے۔ مرزائی سے لین دین کرنا بھی گناہ ہے۔ اے میرے اہل وطن تمہیں معلوم ہونا چاہیے۔ کہ تمہارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک گنبد خضرا کے مکین کی ناموس کی حفاظت نہ کی جائے۔

باقی رہا ارباب اختیار۔ انہیں تو ہوش بھی نہیں۔ وہ دنیا کے نشے میں مدہوش ہیں۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔ اس کی گرفت بڑی سخت ہے۔ اے دنیا کے نشے میں مست حکمرانو! ایک جگہ ایسی ہے جہاں تمہارا گریبان ہوگا اور ہمارا ہاتھ ہوگا۔ اور پھر جب ایک آواز لمن الملک الیوم کی آواز تمہارے سینوں کو چھلنی کر دے گی۔ آج کے لمبے ہاتھ۔ اور گھنٹوں تقریریں کرنے والی زبان گنگ ہو کر رہ جائے گی اور تم سے جواب نہ ہوگا۔ بلکہ تم سن لوگے للّٰہ الواحد القہار۔ اس وقت تم سر پیٹو گے لیکن کچھ نہ بن سکے گا۔ اللہ کی یہ مخلوق گلا پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہی ہے۔ اے حکمرانو! یہ کرسی تمہیں مبارک ہو۔ لیکن ان ظالموں کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملہ کر رہے ہیں ان کو کلیدی آسامیوں سے دفع کرو اور ان کو اٹھا کر پھینک دو۔ پھر دیکھو آپ کو خطرہ رہے گا اور نہ کوئی گڑبڑ ہوگی۔ لیکن آپ پر کچھ اثر نہیں۔

میں تمام امت مسلمہ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے اگر ہزار جانیں بھی ہوں اور آپ کے قدموں پہ نثار ہوں تو پھر بھی کم ہے شہید ہوگئے تو فلاح پا جائیں گے زندہ رہیں تو ان کی برچھی کھائیں گے ہمیں صرف اور صرف ختم نبوت کی شان چاہئے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اور ہمارے حکمرانوں کو یہ توفیق دے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند رکھیں۔ آمین۔

یہ عالم اسلام کے دشمن

شیخ فرخ احمد صدیقی اٹک

قارئین محترم! آپ کو قادیانی جماعت کی ابتدا اور اس کے قیام کے لئے انگریز سامراج کی کوششیں معلوم ہوں گی مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کو ہمیشہ انگریزی گورنمنٹ سے اسعادِ طلبی رہی ہے اور رہے گی۔

چنانچہ مرزا غلام احمد نے ہر طریقے سے اس کی ...

کی اور اس کو "اپنے بنائے ہوئے نام نہاد اسلام کے ذریعے شریعت بتلایا"۔ جسکو انگریزی حکومت نے پسند کیا۔ اس لئے مرزا نے ہر موقع پر صرف اور صرف ان چیزوں کو ثابت کرنے کے لئے کبھی وحی کبھی رویاء اور کبھی اشارات کا سہارا لیا۔ جس میں انگریز کا مفاد تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ہمیشہ مسلمانوں کے جانی دشمنوں کے حامی رہے ہیں جو مسلم دشمنی کا سب سے بڑا ثبوت ہے اس مضمون میں صرف قادیانی رسالوں و خلیفوں یا خود مرزا صاحب کے فرمودات ہیں۔ جو انہوں نے یہود اور برطانوی حکومت اور مسلم دشمنی کے بارے میں کہے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں

● — پہلی گول میز کانفرنس کے دوران انگریز سامراج کے ایما پر سر فضل حسین (ممبر وائسرائے کونسل) نے سر ظفر اللہ کو محض اس لئے لندن بھجوایا کہ وہ کانگریسی زعماء کی عدم موجودگی میں قائداعظم محمد علی جناح کو دو بدو جواب دے سکے۔ اور یہ کہہ سکے کہ قائداعظم کے خیالات ہندوستانی مسلمانوں کے خیالات نہیں ہیں۔ یہ واقعہ ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی کی تصنیف "اقبال کے آخری دو سال" ص ۲۵۹ پر درج ہے

● — افغانستان میں جنگ عظیم کے دوران ایک قادیانی مبلغ کو تبلیغ کے لئے کابل روانہ کیا گیا جس کا نام ولی داد تھا۔ اس کو اس کے رشتہ داروں نے غیرت ایمانی کے تحت قتل کر دیا۔

● — برطانوی نوآبادیات میں قادیانیوں نے اپنے قدم جمائے ان علاقوں میں انگریز سرپرستی کا جو عالم تھا اس کا ذکر مسٹر ٹرمنگھم کی کتاب "اسلام ان افریقہ" میں سنئے۔

"قادیانی مشنری مرزا مبارک احمد کے زیر قیادت ۱۹۳۴ میں ممباسہ (برطانوی نوآبادی) میں پہنچا۔ ساحل کی فضا کو اپنے پروپیگنڈے کے لئے موزوں پا کر انہوں نے اگلے مقام تبورہ میں اپنا مرکز بنایا۔ ۱۹۳۷ میں تبورہ میں ایک سکول قائم ہوا اور ۱۹۳۸ میں (انگریزی کی نوآبادیاتی) حکومت نے گرانٹ دینی شروع کی۔ لیکن اب آبادی پر ان کا بھید کھل چکا تھا اس نے ان کی سرگرمیوں کی زبردست مزاحمت کی۔ یہاں تک کہ انہیں اپنا سکول بند کرنا پڑا"۔

● — شاہ فیصل مرحوم کی قادیانیوں کے حج پر پابندی عائد کرنے پر الفرقان ربوہ نے مئی ۱۹۷۵ء میں واضح طور پر لکھا کہ ہم

پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیا شاہ فیصل قبر پرستوں و پیر پرستوں و اختر اکیوں و دہریوں وغیرہم سے ان کے عقائد پوچھ کر ہی ویزا جاری کیا کرتے ہیں؟ ہمارے نزدیک جماعت احمدیہ پر سعودی حکومت کا یہ ظلم ہے۔"

● — سر ظفر اللہ نے اقوام متحدہ کی کمیٹی کے اجلاس کے دوران جبکہ تقسیم فلسطین کے منصوبے کے حصوں پر بات چیت کرتے ہوئے مندوب ڈنمارک کے کہنے پر ایک عجیب و غریب موقف پیش کیا۔ جو پاکستان کے مسئلہ فلسطین کے موقف کے مطابق نہ تھا ان کی اس روش کو دیکھ کر فلسطین کے نمائندے الیسر جمال الحسینی نے ان کو سختی سے ٹوکا اور متنبہ کیا کہ وہ صورت حال خراب نہ کریں۔

● — جنوبی افریقہ کی نسل پرست حکومت کو پاکستان نے بھی قبول نہ کیا اور نہ ہی تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ۳ نومبر ۱۹۶۸ء میں سر ظفر اللہ نے یہاں کا دورہ کیا اور ان خیالات کا اظہار کیا کہ وہ پاکستان اور جنوبی افریقہ کے تعلقات کو بہتر بنائیں گے۔ واضح رہے کہ اس دورہ میں وہاں کے مسلمانوں نے ان کا بائیکاٹ کیا۔ اور ان کے دورہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔

● — لندن میں قادیانیوں کی عبادت گاہ "مسجد فضل" کے افتتاح کے لئے قادیانیوں نے سعودی عرب کے شاہ فیصل سے درخواست کی لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ اس پر قادیانیوں نے سربراہ پر آپ کے اور سعودی حکومت کے خلاف مذموم پروپیگنڈا کیا۔

● — الفضل قادیان بابت ۴ جولائی ۱۹۲۱ء میں ایک تحریر ہے اس تحریر میں لارڈ ایڈنگ وائسرائے ہند کی حکومت میں پیش کے جانے والے ایڈریس میں قادیانیوں نے جنگ کابل کے دوران اپنی خدمات جلیلہ کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ "جب کابل کے ساتھ جنگ ہوئی تب بھی ہماری جماعت نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مدد دی اور علاوہ اور قسم کی خدمات کے ایک ڈبل کمپنی پیش کی خود ہمارے سلسلے کے بانی کے چھوٹے صاحبزادے اور موجودہ امام کے چھوٹے بھائی نے اپنی خدمات پیش کیں۔

● — سقوط بغداد پر الفضل قادیان بابت ۱۰ ۳۱ اگست ۱۹۲۳ء میں مرزا محمود کے ایک خطبہ کا ذکر ہے جس میں انہوں نے فرمایا "عراق کے فتح کرنے میں احمدیوں نے خون بہائے اور میری تحریک پر سینکڑوں آدمی بھرتی ہو کر چلے گئے۔"

● — جنگ عظیم اول کے دوران قادیانیوں نے بڑھ چڑھ کر مدد سے کارروائی کی تاریخ احمدیت جلد پنجم ص۱۹۰ میں مصنف رقم طراز ہے۔

"حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (مرزا محمود) نے ترکی کے شامل جنگ ہونے کو بے سبب اور بے وجہ قرار دیا اور خلیفۃ المسلمین ترکی کی نام نہاد خلافت کے خاتمے کا پرزور اعلان کیا۔

لاہور کے ایک لاہوری قادیانی افسر کی ڈائری

واقف حال کے قلم سے

نور الدین احمد لاہوری قادیانی بتایا جاتا ہے جو پہلے لینڈ ریکلیمیشن پنجاب کینال بنک مغل پورہ لاہور کا ڈائریکٹر تھا اب اس کا عہدہ آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی گریڈ ۱۹ ہے۔ اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ یہ جب تک ڈائریکٹر رہا قومی خزانے کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتا رہا۔ گورنمنٹ کی طرف سے اسے ایک گاڑی ملی ہوئی تھی وہ گاڑی کو بھی استعمال کرتا تھا اور سفر الاؤنس بھی وصول کیا کرتا تھا حالانکہ قانوناً یا وہ گاڑی استعمال کر سکتا تھا یا سفر الاؤنس لے سکتا تھا۔ اس کے خلاف انٹی کرپشن میں درخواست بھی گئی ہوئی ہے جس پر فیصلہ تو کجا غور بھی نہیں کیا گیا حالانکہ مبینہ طور پر تمام گواہیاں اس کے خلاف گئی ہیں۔ حکومت نے اس قادیانی کو پی ایچ ڈی کے لئے امریکہ بھیجا لیکن یہ فیل ہو گیا اس نے ۲ سال کی بجائے کافی عرصہ وہاں قیام کیا اس کی اس کوتاہی ہوئی قصور وار ٹھہرایا گیا حکومت پنجاب کو اس کی تنزلی کی سفارش کی گئی۔ لیکن تنزلی کی بجائے ترقی دے دی گئی جب مذکورہ قادیانی ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے آسٹریلیا گیا تو اس نے انگلینڈ میں قیام کیا اور اپنی جماعت (لاہوری) کا مبلغ بن کر تبلیغ کرتا رہا ——— مبینہ طور پر اس نے لاکھوں روپے کا غبن کیا ہے جو دفتری ریکارڈ سے معلوم کیا جا سکتا ہے

— حکومت کو چاہیے اس قادیانی افسر کو فوراً ملازمت سے برطرف کرے اور اس کے خلاف تحقیقات کی جائے۔

پاکستان آرڈی نینس فیکٹری اور شیزان

قاری عبدالواحد سلطان پور، حویلیاں

عرض خدمت ہے کہ میں کافی مدت سے رسالہ ختم نبوت کا قاری ہوں الحمد للہ آپ حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ کی زیر نگرانی رسالہ ختم نبوت کے ذریعے دین کی بڑی خدمت کر رہے ہیں اور خاص کر مسئلہ ختم نبوت کے لئے یہ بہت بڑی قربانی ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کی اس قربانی کو قبول فرمائیں نیز رسالہ کے ذریعے سے ہمیں شیزان کمپنی کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ یہ مرزائیوں (مرتدین) کی ہے اور ان کی فیکٹری کی چیز استعمال نہیں کرنی چاہیے تو میں اس سلسلے میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پاکستان آرڈی نینس فیکٹریز والے شیزان کمپنی سے کنٹریکٹ کر کے شربت منگواتے ہیں جو کہ آپ کے علم میں بھی ہوگا کہ یہ شربت فیکٹری کی تمام شاخوں میں ورکروں کو گرمیوں کے تمام موسم میں مفت دی جاتی ہیں اور خاص کر رمضان شریف میں ورکر اپنے گھروں کو بھی لاتے ہیں اور تمام گھر والے اس شربت کو استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ سے التماس کی جاتی ہے کہ آپ آرڈی نینس فیکٹری کی تمام شاخوں سے احتجاج کریں کہ وہ اس کمپنی کا شربت لینا بند کر دیں اور کسی مسلمان کمپنی کے ساتھ کنٹریکٹ کریں۔

مرزائی سیاست دانوں کے منہ پر طمانچہ

قاری اللہ داد ——— وہاڑی

مرزائی کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں حالانکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں

ان کی ہر ہر چیز مسلمانوں سے الگ ہے جس کا ثبوت ان کے اخبارات اور رسائل سے ملتا ہے جو ان سیاست دانوں کے منہ پر ایک طمانچہ ہے جو مرزائیوں کی حمایت کرتے ہیں جیسے حنیف رامے وغیرہ قادیانی رسائل میں ان کے الگ چھپتے ہیں جو نہ اسلامی ہیں نہ عیسوی بلکہ وہ ان کے خود ساختہ ہیں۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی نے اپنی کتاب قادیانیت میں ان کے مہینوں کے نام یوں لکھے ہیں۔

صلح، تبلیغ، امان، شہادت، ہجرت، احسان، وفا، ظہور، تبوک، اخوت، یا اخا، نبوت، فتح

حاصل کلام یہ ہے کہ جب مرزائیوں کے مہینوں کے نام بھی اور ہیں اور کلمہ میں بھی محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی کو لیتے ہیں تو ان کا مسلمانوں سے تعلق کیسا؟ اور یہ مسلمان کیسے؟ یہ تو امت مسلمہ کے متفقہ فیصلے کے مطابق مرتد زندیق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں مرزائی نواز سیاست دانوں کو شرم کرنی چاہیے۔

قادیانیوں کا اسلام کیا ہے؟

تحریر: حضرت مولانا محمد اسمٰعیل کٹکی امیر شریعت اڑیسہ بھارت

اصل اسلام سے تو تھوڑی بہت ہر مسلمان کو واقفیت ہے کہ اسلام ایمان، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے مجموعہ کو کہا جاتا ہے مگر ذرا مرزا جی کی بھی سن لیجئے کہ ان کے نزدیک اسلام کے ارکان کیا ہیں

(۱) "میں سچ سچ کہتا ہوں (جھوٹ نہیں) کہ اس محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے، سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں، ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے، دوسرے اس سلطنت کی ...... اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔" (شہادت القرآن صہ۱)

(۲) "حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرضیکہ آپ نے (مرزا قادیانی نے) تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان (مسلمانوں) سے اختلاف ہے۔"
(خطبہ مرزا محمود، الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء قادیان)

(۳) "جس اسلام میں آپ (مرزا قادیانی) پر ایمان لانے کی شرط نہ ہو اور آپ کے سلسلہ (قادیانیت) کا ذکر نہیں اسے آپ اسلام ہی نہیں سمجھتے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفہ اول حکیم نورالدین نے اعلان کیا تھا کہ ان کا (مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا (قادیانیوں کا) اسلام اور ہے۔"
(روزنامہ الفضل قادیان ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء)

(۴) "اب جبکہ یہ مسئلہ صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے بغیر نجات نہیں ہو سکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں (مسلمانوں) کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔"
(کلمۃ الفصل مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۴)

(۵) "سے
جو ما دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

اس الہامی شعر میں اللہ تعالیٰ نے مسئلہ کفر و ایمان کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس میں خدا نے غیر احمدیوں کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے۔ مسلمان تو اس لیے کہا کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور جب تک یہ لفظ استعمال نہ کیا جائے لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ کون مراد ہے۔ مگر ان کے اسلام کا اس لیے انکار کیا گیا ہے کہ وہ اب خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں۔" (کلمۃ الفصل، ریویو آف ریلیجنز ۳، جلد ۱۴)

دیکھا آپ نے مرزا قادیانی اور اس کے صاحبزادہ کی اصل تعلیم یہ ہے کہ ایک طرف تو لوگوں کو یہ کہہ کر فریب دیا جاتا ہے کہ یہ مولوی جھگڑے ہی تنگ نظر ہیں، بات بات پر کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں اور دوسری طرف اپنی امت کو یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ سوائے اپنے دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر سمجھو۔

(۶) خط بنام محمد حسین بٹالوی

"میں (مرزا قادیانی) افسوس سے کہتا ہوں کہ آپ کے فتویٰ تکفیر کی وجہ سے جس یقینی نتیجہ احد الفریقین کا کافر ہونا ہے اس خط میں سلام مسنون یعنی السلام علیکم سے ابتدا نہیں کر سکا۔"
(آئینہ کمالات صہ ۲۳۳)

(۷) "حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک خط زبان عربی لکھا" یہ عربی خط ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے لکھا گیا تھا اس کے مخاطب مشائخ ہند اور زہاد و صوفیائے مصر و شام وغیرہ اسلامی ممالک بھی ہیں مگر جب ہم دیکھتے ہیں تو وہ بغیر سلام مسنون بسم اللہ کے بعد یوں شروع ہوتا ہے۔ اور دیکھئے ۱۹۰۲ء میں جب علمائے ندوہ کا جلسہ امرتسر میں ہوا تو اس وقت حضرت مسیح موعود کے متعلق ایک اشتہار شائع ہوا جس کے جواب میں آپ نے ایک ہی دن میں دعوۃ الندوہ کے نام سے ایک رسالہ لکھا جس پر بغیر سلام مسنون کے "التبلیغ" کے عنوان سے علمائے ندوہ کو مخاطب کیا۔ اس سے بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا کہ آپ (مرزا قادیانی) بھی ان کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے، بلکہ کافر قرار دیتے تھے، اور جس کو حضرت مسیح موعود کافر قرار دیں اس کو کافر سمجھنا ہر شخص کا فرض ہے۔" (خلاصہ) (الفضل قادیان ۲۲ جولائی ۱۹۲۰ء)

(۸) "حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اس تحریر سے بہت سی باتیں حل ہو جاتی ہیں:-

۱- یہ حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ اطلاع دی تھی کہ تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں۔"
(کلمۃ الفصل ورد ریویو آف ریلیجنز ۳ جلد ۱۴)

۲- "اب ہم مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے اس فیصلہ کے بعد کسی شخص کی بات کو پرکاہ (گھاس کے پر) کے برابر وقعت نہیں دیتے جو احمدی کہلا کر غیر احمدی کو مسلمان جانتا ہے پس جب مسیح موعود کہتا ہے کہ اس کے منکروں کو خدا مسلمان نہیں جانتا تو ہم کون ہیں کہ اس بات کا انکار کریں۔" (کلمۃ الفصل)

(۹) "میں زور سے کہتا ہوں اور دعوے سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان کرتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا وفادار اور جاں نثار یہی ایک نیا فرقہ ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم صہ ۱۳)

باقی صہ۳۰ پر

دانیال نبی کی پیشگوئی اور مرزا غلام احمد قادیانی

مولانا تاج محمد صاحب فقیر والی

بائبل میں دانی ایل باب ۱۲/۱۲-۱۳ حضرت دانیال کا ایک مقولہ یوں ہے "جس وقت دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائے گی۔ ایک ہزار دو سو نوے دن ہونگے مبارک ہے وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے پر تو اپنی راہ لے جب تک کہ مدت پوری نہ ہو کیونکہ تو آرام کرے گا اور ایام کے اختتام پر اپنی میراث میں اٹھ کھڑا ہوگا" (بائبل مطبوعہ ۱۹۵۸ء مرزا پور)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" ص ۱۹۱ مطبوعہ قادیاں پر دانی ایل باب ۱۲/۱۲-۱۳ کے حوالہ سے "حقیقۃ الوحی" کے ص ۱۹۹ پر لکھا ہے کہ "ٹھیک بارہ سو نوے ہجری میں یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا" اسی کتاب کے ص ۲۰۰ پر لکھا "پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال ۱۳۳۵ ہجری لکھتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے اس الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے" "تحفہ گولڑویہ" مطبوعہ قادیاں ۱۹۳۶ء حاشیہ ص ۱۹۱ پر اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "دانیال نبی نے بتلایا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے) جب بارہ سو نوے برس گزریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ اور ۱۳۳۵ھ تک اپنا کام چلائے گا۔ یعنی چودہویں صدی میں سے پینتیس ۳۵ سال کام کرتا رہے گا۔ اب دیکھو اس پیشگوئی میں کس قدر تصریح سے مسیح موعود کا زمانہ چودہویں صدی قرار دی گئی ہے" بقول مرزائے قادیاں مندرجہ بالا حوالجات کا خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) دانیال نبی نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ۱۲۹۰ برس بعد مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔

(۲) پیشگوئی کے مطابق مرزا غلام احمد کا ظہور (بعثت) ۱۲۹۰ھ مطابق ۱۸۷۳ء ہو گیا ہے

(۳) مسیح موعود (مرزا غلام احمد) ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہے گا۔

(۴) مرزا کو اپنی عمر کے متعلق یہ الہام بھی ہوا کہ وہ ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہے گا۔

اب سوال یہ ہے کہ

۱: کیا مرزا صاحب کا ظہور (بعثت) ۱۲۹۰ھ مطابق ۱۸۷۳ء میں ہوا؟

۲: کیا مرزا صاحب ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۶ء تک زندہ رہے؟

۳: کیا مرزا غلام احمد نے چودہویں صدی میں سے ۳۵ سال برابر کام کیا؟

ان تمام باتوں کی تحقیق کرنے سے پیشتر ہم قارئین کرام کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" میں بائبل سے حوالہ نقل کرتے ہوئے دجل و فریب سے کام لیا ہے۔

ہمارے سامنے اس وقت بائبل عربی مطبوعہ کیمبرج یونیورسٹی لندن ۱۹۵۹ء بائبل اردو مطبوعہ امریکن مشن لدھیانہ برصغیر میں سب سے پہلا اردو ترجمہ مطبوعہ ۱۸۴۰ء مرزا پور۔ بائبل فارسی مطبوعہ لندن ۱۸۳۵ء ایڈنبرگ کیمبرج۔ لندن کے مطبوعہ انگریزی تراجم۔ بائبل بک سوسائٹی لاہور کے مختلف ایڈیشن موجود ہیں۔

مرزا غلام احمد نے دانی ایل باب ۱۲/۱۲-۱۳ کا حوالہ نقل کرتے ہوئے "تحفہ گولڑویہ" ص ۱۹۱ پر لکھا ہے کہ

"اور اس وقت سے جبکہ دائمی قربانی موقوف ہوگی اور بتوں کو تباہ کیا جائے گا۔ اس وقت تک بارہ سو نوے دن ہونگے مبارک ہے جو انتظار کیا جائے گا۔ اور اپنا کام محنت سے کرے گا تیرہ سو پینتیس روز تک اور تو چلا جا آخر تک اے دانیال اور آرام کر اور اپنے حصہ پر اخیر پر کھڑا ہوگا"

خط کشیدہ فقرات

(۱) "بتوں کو تباہ کیا جائے گا" (بائبل میں نہیں ہے)

(۲) "اپنا کام محنت سے کریگا" (بائبل میں نہیں ہے)

(۳) "اس وقت تک" (بائبل میں نہیں ہے)

(۴) انتظار کرتا ہے کی جگہ انتظار کیا جائے گا (بائبل میں نہیں ہے)

بائبل کے تراجم خواہ عربی میں ہوں یا فارسی میں اردو میں ہوں یا انگریزی میں کسی ایک میں بھی خط کشیدہ فقرات نہیں ملیں گے دجل و فریب۔ بددیانتی اور خیانت کے یہ سیاہ دھبے مرزا غلام احمد کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہیں۔

کتاب دانی ایل کو اول سے آخر تک پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بخت کے زمانہ میں حضرت دانیال خواب کی تعبیر کرتے تھے۔ اور خود بھی خوابیں دیکھتے تھے۔ جن کا ظہور بہت جلد ہو جاتا تھا۔ جب بخت نصر مر گیا اور اس کا بیٹا تخت نشین ہوا تو اس وقت آپ تعبیر خواب میں مشہور تھے۔ اس کے بعد جب دارا بادشاہ شہر بابل پر حکمران ہوا تو اس وقت آپ کو ایک خواب آیا جس کا خلاصہ یوں ہے کہ آپ نے شمالی اور جنوبی بادشاہوں کی باہمی کشمکش ایک مہیب صورت میں دیکھی تھی جس کی تعبیر میں آپ کو دوسرا خواب آیا کہ فرشتوں نے آکر بتلایا تھا کہ اس خواب کے ظاہر ہونے میں پونے چار سال لگ گئے ہیں۔ جو قریباً بارہ سو نوے دن کے مساوی ہوتے ہیں۔ یہ وہ وقت تھا جب دارا اور سکندر کی لڑائی کا آغاز ہو رہا تھا چنانچہ اسی عرصہ میں دارا مارا گیا۔ اور سکندر نے حکومت بابل کو اپنی حکومت میں شامل کر لیا

مرزا غلام احمد نے دانی ایل کے اس مقولہ کو اپنے حق میں پیش کر کے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ کیوں کہ اس مقولہ کے اول آخری زمانہ کا لفظ موجود ہے۔ غلام احمد نے اس سے اسلام کا آخری زمانہ مراد لے لیا جو کسی طرح بھی قرین قیاس نہیں ہے۔ اس مقولہ میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ "ایک اجاڑنے والی مکروہ چیز بھی نصب کی جائے گی" اب قادیانی ہی بتلائیں کہ وہ "مکروہ چیز" کیا تھی جو ان کے مسیح موعود کے عہد میں قائم ہوئی یہ مکروہ چیز مرزائی تعلیم ہے۔ جو نصب کی جائے گی۔ جو گہری نظر سے غور کریں گے تو مطلع بالکل صاف نظر آئے گا۔

اب ہم مرزا غلام احمد کی تاریخ بعثت اور ان کی ۱۳۳۵ھ

تک زندگی اور چودھویں صدی میں سے ۵۰ سال برابر کام کرنے
کی تحقیق کرتے ہیں۔ مرزا نے اپنی تاریخ ظہور (بعثت) کو ایک
گورکھ دھندا بنا دیا ہے۔ جو آج تک قادیانی دانشوروں سے حل
نہیں ہو سکا اور ان کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے۔

مرزا نے اپنی زندگی میں چھوٹی موٹی ساٹھ ستر کے قریب
کتابیں لکھی ہیں۔ ہم نے ان کی ہر کتاب۔ ہر اشتہار۔ ہر پمفلٹ
ہر پیشگوئی۔ ہر الہام کا قیام قادیان کے دوران گہری نظر سے
مطالعہ کیا ہے۔ مرزا کی سب سے پہلی تصنیف "براہین احمدیہ" سے
لے کر سب سے آخری تصنیف "پیغام صلح" (جو ان کے مرنے
سے صرف دو دن پیشتر لکھی گئی) نیز مرزا کے کشوف و الہامات کا
مجموعہ "تذکرہ" کے تینوں ابتدائی ایڈیشن یہ سب کچھ ہمارے سامنے
میز پر دھرا ہے۔

"تذکرہ" طبع ۲ کے صفحہ ۱ پر "زمانہ تحصیل علم" اور صفحہ ۵ پر
"زمانہ نوجوانی کے الہامات درج ہیں اس کے بعد ۱۸۷۶ء کے
الہامات شروع ہو جاتے ہیں۔ اور صفحہ ۸۵۲ پر ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء (وفات)
پر ختم ہو جاتے ہیں۔

مرزا نے اپنی کتاب "کتاب البریہ" کے صفحہ ۱۴۶ پر لکھا ہے کہ
"میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت
میں ہوئی۔ اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ یا سترہ برس کا تھا۔"

(۱) اگر مرزا کا "زمانہ تحصیل علم" سولہ یا سترہ برس کی عمر قرار دیا جائے
تو کتاب "تذکرہ" کی رو سے مرزا کی تاریخ وحی ۱۸۵۶ء کے قریب
بنتی ہے۔ (مرزا کی شادی ہو کر ۱۸۵۶ء میں ان کا بڑا لڑکا
سلطان احمد پیدا ہو چکا تھا) نیز "تذکرہ" طبع دوم صفحہ ۹ اور
براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۱ حاشیہ در حاشیہ ۳ پر ۱۸۶۹ء
کا ایک الہام درج کرتے ہیں کہ "وہ تجھے بہت برکت دے گا
یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(۲) "ازالہ اوہام" مطبوعہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۶۹۵ پر یہ الہام درج
ہے "وہ آدم اور ابن آدم بھی عاجز ہے اور اس عاجز کا یہ
دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔" ازالہ اوہام ۱۸۹۱ء
کی تصنیف ہے۔ اس سے دس برس کم کیجئے باقی ۱۸۸۱ء

(۳) "نشان آسمانی" مطبوعہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۵ پر درج ہے "یہ
عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام
خاص مامور کیا گیا۔ اور بشارت دی گئی کہ اسّی برس تک یا
اس کے قریب تیری عمر ہے۔ سو اس الہام سے چالیس برس
تک دعوت ثابت ہوتی ہے۔ جن میں سے دس برس کامل گزر
بھی گئے ہیں۔" (۱۸۹۲ء میں سے دس برس کم کیجئے باقی ۱۸۸۲ء)

(۴) "شہادۃ القرآن" مطبوعہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۸ پر ہے "مسیح
موعود نے بھی چودھویں صدی کے سر پر ظہور کیا۔" (اگر چودھویں
صدی کے سر سے آغاز مراد لی جائے تو ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۳ء ہے)

(۵) "تریاق القلوب" تاریخ تصنیف ۲۰ دسمبر ۱۸۹۹ء کے صفحہ ۳۰
پر لکھتے ہیں کہ

"تیرہویں صدی کے ختم ہونے پر یہ مجدد آیا۔"

(۶) "اربعین" جون ۱۹۰۰ء کی تصنیف ہے۔ اربعین ۳
صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں "یہ دعویٰ منجانب اللہ مکالمات الٰہیہ کا قریباً
تیس برس سے ہے۔" (۱۹۰۰ء سے ۳۰ تیس کم کیجئے باقی ۱۸۷۰ء)

(۷) اربعین ۳ صفحہ ۵۶ پر لکھتے ہیں "میرے وحی اللہ پانے کے
دن سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنوں سے برابر کئے۔"
(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام وحی قریباً ۲۲ سال شمسی تھے۔
(۱۹۰۰ء سے ۲۲ کم کر دو باقی ۱۸۷۸ء)

(۸) "اربعین" ۳ صفحہ ۳۶ پر لکھتے ہیں "تیری عمر اسّی برس
کی ہوگی۔ یہ الہام قریباً پینتیس ۳۵ برس سے ہو چکا ہے۔" (۱۹۰۰ء
سے ۳۵ کم کئے باقی ۱۸۶۵ء)

(۹) "تحفہ گولڑویہ" مطبوعہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۴۳ پر لکھتے ہیں "میرے
دعویٰ کے وقت رمضان کے مہینے میں اسی صدی یعنی چودھویں
صدی ۱۳۱۱ھ میں خسوف و کسوف ہو گیا۔" (۱۳۱۱ھ مطابق
۱۸۹۴ء)

(۱۰) "تحفہ گولڑویہ" صفحہ ۱۹۱ حاشیہ پر لکھتے ہیں "دانیال نبی بتلاتا
ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے جب بارہ سو نوے دن
گزر جائیں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہو گا اور ۱۳۳۵ھ تک اپنا
کام چلائے گا۔" (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سال ظہور یعنی ۱۰ نبوی
میں اگر بارہ سو نوے برس اور جمع کر دیئے جائیں تو ۱۹۰۰ء بنتا ہے
کیا مرزا صاحب ۱۹۰۰ء میں مبعوث ہوئے تھے؟)

(۱۱) تحفہ گولڑویہ کا ضمیمہ اگست ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے ضمیمہ
کے صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں "یہ دعویٰ منجانب اللہ ہونے اور مکالمات
الٰہیہ کا قریباً تیس برس سے ہے۔" (۱۹۰۲ء سے تیس برس
کم کیجئے باقی ۱۸۷۲ء)

(۱۲) تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ ۶۹ پر لکھتے ہیں "تیری عمر اسّی برس
ہوگی۔ یہ الہام پینتیس برس سے ہو چکا ہے۔" (۱۹۰۲ء سے
۳۵ کم کر دو باقی ۱۸۶۷ء)

(۱۳) "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۱۹۹ پر لکھتے ہیں "ٹھیک بارہ سو
نوے ہجری میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و
مخاطبہ پا چکا تھا۔" (۱۲۹۰ ہجری مطابق ۱۸۷۳ عیسوی) نتیجہ
یہ نکلا کہ مرزا غلام احمد کی تاریخ بعثت۔

(۱)	"تذکرہ"	کے مطابق	۱۸۵۶ء
(۲)	تحفہ گولڑویہ	کے مطابق	۱۸۷۰ء
(۳)	اربعین	کے مطابق	۱۸۶۵ء
(۴)	ضمیمہ تحفہ گولڑویہ	کے مطابق	۱۸۶۷ء
(۵)	براہین احمدیہ	کے مطابق	۱۸۶۹ء
(۶)	تریاق القلوب	کے مطابق	۱۸۶۰ء
(۷)	ضمیمہ گولڑویہ	کے مطابق	۱۸۷۲ء
(۸)	حقیقۃ الوحی	کے مطابق	۱۸۷۳ء
(۹)	نشان آسمانی	کے مطابق	۱۸۸۲ء
(۱۰)	شہادۃ القرآن	کے مطابق	۱۸۸۳ء
(۱۱)	تحفہ گولڑویہ	کے مطابق	۱۸۹۴ء

قادیانیوں کا پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ ۔ دستاویزی ثبوت

معاصر عزیز روزنامہ نوائے وقت نے مندرجہ ذیل شذرہ سپرد قلم کیا ہے

"کراچی سے ہمارے ایک قاری نے اطلاع دی ہے کہ بعض لوگوں کو ایسے مراسلے وصول ہو رہے ہیں جن میں پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کی گئی ہے ان لفافوں پر بہادر آباد کراچی کے ڈاک خانہ کی مہر لگی ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے خلاف اس مہم کے کارپرداز ممکن ہے اسی علاقے میں رہتے ہوں۔ ان مراسلوں میں ایم۔ جے اکبر نامی بھارتی صحافی کی کتابوں سے اقتباسات دیئے گئے ہیں جو انتہائی دلآزار ہیں۔ کراچی پولیس کو ان تخریب کاروں کا کھوج لگانا چاہیے جو پاکستان میں بیٹھ کر پاکستان کی جڑیں کاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ اس انٹی پاکستان مہم کے پیچھے بھارت کی خفیہ تنظیم "را" کا ہاتھ ہو جس نے اپنا ہیڈ کوارٹر جودھپور (راجستھان) میں منتقل کر لیا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ کراچی کی انتظامیہ ان عناصر کو بے نقاب کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ رکھے گی اور مجرم ثابت ہونے پر ان کو سخت سزا دینے کا اہتمام کیا جائے گا۔"

(روزنامہ نوائے وقت ۳۰ جنوری ۱۹۸۷ء)

قادیانی ٹیلیفون ڈائریکٹریوں وغیرہ سے پتے حاصل کر کے آج کل پاکستان اور مسلمانان پاکستان کے خلاف خطوط اور لٹریچر روانہ کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس ایسے ہزاروں خطوط موجود ہیں جو قادیانیوں نے روانہ کیے اور وصول کرنے والے حضرات نے دفتر ختم نبوت میں بھجوا دیئے۔ پہلے یہ سلسلہ قادیانیوں نے بیرون ملک شروع کیا اب وہ اندرون ملک بھی یہ مہم چلائے ہوئے ہیں۔ روزنامہ نوائے وقت نے جو انکشاف کیا ہے ذیل کے خط کی روشنی میں دیکھا جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ انٹی پاکستان لٹریچر بھیجنے والے بھی صرف اور صرف قادیانی ہیں۔ اس خط کا عکس ملاحظہ کیجئے۔

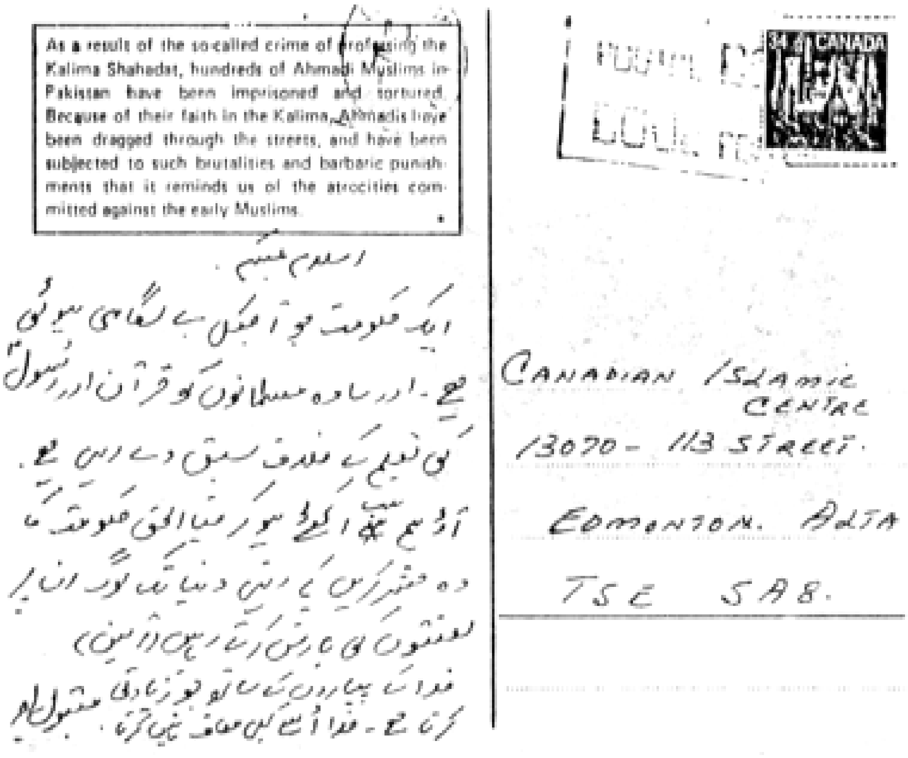
As a result of the so-called crime of professing the Kalima Shahadat, hundreds of Ahmadi Muslims in Pakistan have been imprisoned and tortured. Because of their faith in the Kalima, Ahmadis have been dragged through the streets, and have been subjected to such brutalities and barbaric punishments that it reminds us of the atrocities committed against the early Muslims.

السلام علیکم

ایک حکومت جو آجکل ہے لگا ہی ہوئی ہے۔ اور سادہ مسلمانوں کو قرآن اور رسول کی تعلیم کے مخالف سبق دے رہی ہے۔ آؤ ہم سب اکٹھے ہو کر ضیاء الحق حکومت کا وہ حشر کریں کہ ساری دنیا کے لوگ ان پر لعنتوں کی بارش کرتے رہیں (آمین) خدا کے پیارے بندوں کے ساتھ جو زیادتی کرتے ہیں۔ خدا انہیں کبھی معاف نہیں کرتا۔ مقبول احمد

34 CANADA

CANADIAN ISLAMIC CENTRE
13070 - 113 STREET.
EDMONTON. ALTA
T5E 5A8.

مرزا غلام احمد کے یہ گیارہ اقوال ہیں۔ ان میں سے جس ایک پر ایمان لائیں باقی دس کی تکذیب ہوتی ہے۔ مرزا کی کتاب تحفہ گولڑویہ کا حوالہ دوبارہ پڑھیے۔

"دانیال نبی نے بتلایا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے) جب بارہ سو نوے برس گزریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ اور ۱۳۳۵ھ تک اپنا کام چلائے گا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک ۵۷۱ء میں ہوئی۔ ظہور (بعثت) ۶۱۱ء میں اور رحلت ۶۳۲ء میں ہوئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سال ظہور یعنی ۶۱۱ء میں اگر ۱۲۹۰ برس اور جمع کر دیئے جائیں تو ۱۹۰۰ء بنتا ہے۔ کیا مرزا صاحب ۱۹۰۰ء میں مبعوث ہوئے تھے؟ اگر ظہور سے مراد ولادت لی جائے تو تاریخ بعثت ۵۷۱ء جمع ۱۲۹۰ مطابق ۱۸۶۱ء بنتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ

(۱) کیا مرزا صاحب ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہے؟ نہیں

(۲) کیا چودھویں صدی میں سے ۳۵ سال برابر کام کیا؟ نہیں

(۳) کیا مرزا صاحب کا ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہنے کا الہام درست ثابت ہوا؟ نہیں

(۴) کیا دانی ایل ۱۲/۱۲-۱۳ کا حوالہ ایمانداری سے نقل کیا؟ نہیں

اگر ہر سوال کا جواب نفی میں ہے۔ تو پھر مرزا کے دجال اور کذاب ہونے میں کون سی کسر باقی رہ گئی

وما علینا الا البلاغ

ختم نبوت یوتھ فورس خانپور کا قیام

خان پور (نمائندہ ختم نبوت) یہاں کے نوجوانوں نے ہفت روزہ ختم نبوت پڑھ کر ختم نبوت یوتھ فورس قائم کی ہے جس کے سرپرست مولانا عبدالکریم ندیم، صدر ہدایت اللہ محمود، نائب صدر اول قاری عبدالرزاق مجاہد، دوم خلیل احمد جتوئی، جنرل سیکرٹری حبیب الرحمٰن مغل جوائنٹ سیکرٹری فیاض احمد فیاض، خازن محمد سکندر شاہین، ناظم نشر و اشاعت ندیم اشرف، سالار امداد اللہ مدنی مقرر ہوئے۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب : سہیل باوا

بچے ، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

ختم نبوت کے بارے میں نبی کریمؐ کے ارشادات

حسن معاویہ بلوچ ، حیدر آباد

نبی کریمؐ نے فرمایا:

بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کرتے تھے جب کوئی مرجاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ خلفا ہوں گے (بخاری کتاب المناقب) (باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین وجمیل بنائی مگر ایک کونے کی اینٹ چھوٹی ہوئی تھی۔ لوگ اس عمارت کو دیکھ کر حیرت کا اظہار کرتے مگر کہتے تھے کہ اسکی اینٹ کیوں نہ رکھی گئی۔ وہی اینٹ میں ہوں۔ اور میں خاتم النبیین ہوں۔ یعنی میرے آنے کے بعد اب وہ عمارت مکمل ہوگئی اب کوئی جگہ باقی نہیں ہے جسے پُر کرنے کے لیے کوئی آئے (بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین)

آپ نے فرمایا: رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی (ترمذی کتاب الدؤیا باب ذہاب النبوۃ مرویات انس بن مالک)

نبیؐ نے فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں۔ میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے سے کفر محو کیا جائے گا میں حاشر ہوں کہ میرے بعد لوگ حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

بچوں کیلئے دوسرا سبق

سوال : اسلام کا کلمہ کیا ہے ؟

جواب : اسلام کا کلمہ یہ ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اس کلمہ کو کلمۂ طیبہ اور کلمۂ توحید بھی کہتے ہیں۔

سوال: کلمہ شہادت کیا ہے ؟

جواب: کلمۂ شہادت یہ ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پیارے بچو! جب تک تیسرا سبق آئے اس دوسرے سبق کو اچھی طرح یاد کرلو — ایک بات کا اور خیال رکھنا کہ کلمہ طیبہ اور کلمۂ شہادت کا ترجمہ بھی ساتھ یاد کرلینا یہ بہت ضروری ہے۔

اس نے فوراً اسلام قبول کرلیا

ایک مرتبہ ہمارے نبی سرکار دو عالم تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک بڑھیا ملی جو بھاری سامان اٹھائے ہوئے تھی بھاری سامان کی وجہ سے اس کے لیے چلنا مشکل ہو رہا تھا آپ نے بڑھیا سے فرمایا بی بی یہ سامان مجھے دیدو میں آپ کو وہاں چھوڑ آتا ہوں جہاں آپ نے جانا ہے اس نے وہ سامان آپؐ کے حوالے کردیا جسے آپؐ نے اپنے شانۂ مبارک پر اٹھالیا اور اُسے گھر تک چھوڑ آئے۔ بڑھیا آپ کے اخلاق کریمانہ سے بہت زیادہ متاثر ہوئی اور دعائیں دیں۔ جب آپؐ اسے چھوڑ کر چلنے لگے تو آپؐ کو نصیحت کرنے لگی اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ اس شہر میں کوئی بہت بڑا جادوگر آیا ہوا ہے۔ جو بھی اس کے پاس جاتا ہے اسی کا ہو کے رہ جاتا ہے۔ وہ جادوگر اپنے کو اللہ کا رسولؐ کہتا ہے کیا تم نے اسے دیکھا ہے ؟

آپؐ نے فرمایا کہ جسے لوگ جادوگر کہتے ہیں وہ میں ہوں اور میرا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے یہ سنتے ہی بڑھیا آپؐ کے قدموں میں گر گئی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔

بچیوں کیلئے دوسرا سبق

گائے اور بکری

اللہ میاں نے گائے بنائی، بکری بنائی ان کے تھن بنائے جن میں دودھ بھرا ہے۔ کیسے اچھے تھن ہیں جن میں مکھی نہیں گھستی، مچھر نہیں جاتا۔ چیونٹی نہیں چڑھتی ــــ کیوں جائے ؟ ــــ اللہ میاں نے انہیں ایسی کاری گری سے ڈھکا ہے کہ نہ ان میں کچھ گر سکتا ہے نہ ان کے اندر کچھ جا سکتا ہے۔ ہاتھ سے دباؤ تو دودھ کی دھاریں نکلتی ہیں ــــ شر شر، شر شر ــــ پاک اور صاف دودھ ــــ یہ اللہ کی قدرت ہے۔

دودھ کو ڈھک دیا کرو

امی نے حامدہ سے کہا بیٹی دودھ ڈھک دیا کرو ــــ

بکری کا دودھ ڈھکا رہتا ہے، تھنوں کے سرپوش سے ــــ

بھینس کا دودھ ڈھکا رہتا ہے۔ تھنوں کے سرپوش سے ــــ

گائے کا دودھ ڈھکا رہتا ہے، تھنوں کے سرپوش سے ــــ

خدا نے سکھایا ہے دودھ کو کھلا مت چھوڑو۔

نونہالانِ ختم نبوت اقدام بہترین ہے

سعید الرحمٰن ثاقب اردو سائنس، کالج کراچی

ترتیب، تزئین اور تحقیق کے اعتبار سے ہر کہ دیدہ.... قادیانیوں کے لئے ایک نیا خطرہ ثابت ہوتا ہے۔ کتابت و طباعت بھی پُر اثر ہے۔ کم قیمت میں "ہفت روزہ ختم نبوت" کا اجراء، عالم اسلام کے لئے احسان عظیم، اور خصوصاً پاکستانی قوم کے لئے باعثِ مسرت و افتخار ہے ـــــ "افکارِ قارئین" اور "نونہالانِ ختم نبوت" کا اقدام، بہترین پروگرام ہے۔ ادارہ ہذا نے نئی نسل اور طلباء کی نہ صرف علمی تشنگی بجھانے کا انتظام کیا ہے بلکہ ان کی ادبی، فکری، اخلاقی اور اصلاحی، تربیت و نشوونما کے لئے ایک پلیٹ فارم بھی مہیا کر دیا ہے۔ امید ہے نونہالان اپنے اس صفحے کو بھی جگمگانے کی کوشش کریں گے۔ اور پوری طرح مستفید بھی ہوں گے۔

جرأت وبیباکی

علی الرحمٰن محمود لانڈھی

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی جرأت و بے باکی شجاعت اور بہادری ضرب المثل تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ امرتسر میں ایک باغیانہ تقریر کرنے کے جرم میں آپؒ کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس مبینہ جرم کی تعریف کے لئے جب آپ کو انگریز مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا تو کمرہ میں داخل ہوتے ہی آپ کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھر گئی۔ مجسٹریٹ نے نہایت تحکمانہ لہجے میں شاہ صاحب سے دریافت کیا شاہ جی آپ نے امرتسر کے ایک مجمع عام میں اِس مفہوم کی تقریر کی ہے؟ شاہ صاحب نے کہا ہاں! میں نے تقریر کی ہے۔ مجسٹریٹ آپ کو پتہ ہے کہ اس قسم کی تقریر کی سزا کیا ہے یہ باغیانہ تقریر ہے اور اس سنگین جرم کی سزا دفعہ ۱۲۴ الف کے مطابق پھانسی ہے۔ میں نے سزا ہی کو پیش نظر رکھ کر کی تھی۔ اگر میری اس تقریر کی رپورٹ آپ کی سی آئی ڈی کی رپورٹ نے ٹھیک ٹھیک لکھی ہے اور اس سے دفعہ ۱۲۴ الف کے تقاضے پورے ہو جاتے ہیں تو میں صحیح در ذات میں آپ کے روبرو پھر اس کا اعلان کرتا ہوں کہ میں نے اپنی تقریر کے دوران ہر وہ بات کہی ہے جو دفعہ ۱۲۴ الف کا تقاضہ پورا کر سکے اس مقدمہ کا فیصلہ سنانے کے بعد جب مجسٹریٹ نے آپ کو میانوالی جیل بھیج دیا تو وہاں جیل کے ساتھیوں کے سامنے اکثر مولانا محمد علی جوہرؒ کا یہ شعر سنایا کرتے۔

دار کے حقدار کو قید تنہائی ملے!
ہائے قسمت مشکل آساں ہوتے ہوتے رہ گئی

بکھرے موتی

مرسلہ: حافظ محمد حسن، رودھ ضلع خوشاب

★ ـــ بے اعتقادی بربادی اور نکتہ چینی بدنصیبی ہے۔ حضرت جعفر صادقؒ

★ ـــ کسی آدمی کو نماز کا صحیح طریقہ سکھانا اعلیٰ درجہ کی فضیلت ہے۔ امام ابو حنیفہؒ

★ ـــ ظلم دیکھ کر خاموشی اختیار کرنا ظلم کی تائید ہے، حضرت سعید بن جبیرؒ۔

★ ـــ دین میں استقامت اختیار کرنا انسان کا سب سے بڑا کمال ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ۔

★ ـــ جس میں ادب نہیں اس میں سب برائیاں ہی برائیاں ہیں۔ مولانا رومؒ

★ شرک کے معاملے میں نرمی اختیار کرنا توحید سے کھلی بغاوت ہے۔ ابن قیمؒ

یہ تھا انگریزی نبی

عطاء اللہ جاوید ـــ چھالیہ

یہ تو سب جانتے ہیں کہ مرزا غلام قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا ... یہاں تک کہ نبوت کا دعویٰ بھی کیا۔ نبی کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ باقی دنیا والوں سے اس کا علم اور اس کی عقل زیادہ ہوتی ہے سچا نبی ہر قسم کی غلطیوں اور گناہوں سے پاک ہوتا ہے لیکن جو جھوٹا ہو وہ قدم قدم پر غلطیاں کرتا ہے مرزا قادیانی خدا کا نبی نہیں تھا۔ انگریز کا نبی تھا یعنی اس کو انگریز نے نبی بنایا تھا۔ اس نے خود یہ لکھا ہے کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔ خود کاشتہ پودا اسے کہتے ہیں جسے اپنے ہاتھوں سے لگایا جائے چونکہ اس نے خود یہ لکھا ہے کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں اس لئے اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ خدا کا نہیں بلکہ انگریز کا نبی تھا۔

سچے نبی کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ خوبرو اور خوش شکل ہوتا ہے۔ اس میں کسی قسم کا جسمانی عیب نہیں ہوتا ـــ یہ جو انگریز کا نبی مرزا قادیانی تھا وہ بدشکل ہونے کے ساتھ عیب دار بھی تھا۔ اس کی آنکھیں ایسی تھیں کہ نہ کھلی نہ بند۔ ایک مرتبہ مریدوں کو شوق ہوا کہ ہم اپنے مرزا کی تصویر بنائیں تاکہ رہتی دنیا تک یادگار رہے۔ مرزا جی اپنے مریدوں کے ساتھ تصویر کھنچوانے بیٹھے۔ فوٹو گرافر نے کہا مرزا جی ذرا آنکھیں کھولو ورنہ فوٹو اچھا نہیں آئے گا۔ اس نے قدرے تکلف کر کے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن کیمرے کی لائٹ پڑی تو دونوں آنکھیں چندھیا گئیں اور آنکھوں کا عیب فوٹو میں آ گیا۔ اس کی آنکھوں کی بینائی کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ گھر میں مرغی کا چوزہ ذبح کرنے کی ضرورت پیش آ گئی گھر میں مرزا جی کے سوا اور کوئی نہ تھا اس لئے مرزا جی چوزہ پکڑ کے خود ذبح کرنے لگے مگر بجائے چوزہ ذبح کرنے کے اپنی انگلی کاٹ ڈالی اور مرزا جی توبہ توبہ کرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ بتاؤ! کیا ایسا عیب دار شخص نبی کہلانے کا حقدار ہے؟ مت نہیں ماری گئی تھی اس کی ـــــ بھلا ایسے شخص کو جو نبی اور نہ جانے کیا کیا کہتے ہیں۔ کیا یہ ان کی جہالت اور بے وقوفی نہیں ہے؟

حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے

اقوالِ زرّیں

مرسلہ: نعیم احمد سلیمی

● ـــ دنیا نے ہزاروں سال محنت کی طرح طرح کے پاپڑ بیلے

باقی ص ۳۰ پر

بزمِ ختمِ نبوت

اس دفعہ بہت انتظار کروایا

عبید اللہ مجاہد، ساہیوال۔

جب سے آپ نے علامہ غلام رسول صاحب جامعہ علوم شرعیہ کو رسالہ ختم نبوت بھیجنا شروع کیا ہوا ہے اس وقت سے میں رسالہ کا خریدار ہوں۔ اس رسالے کو پڑھ کر دلی سکون ملتا ہے خدا کی قسم ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اس دفعہ رسالے نے بہت انتظار کروایا کیا وجہ تھی آپ نے تحریر نہیں فرمائی۔ دوسرے شمارہ نمبر ۳۳ کا ٹائیٹل ہم کو بہت پسند آیا۔ کافی دوستوں نے فریم بھی کروالیا ہے۔ اب آپ سے گذارش ہے کہ جس طرح آپ حضور اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ننانوے صفاتی بابرکت ناموں کے ساتھ ٹائیٹل شائع فرمایا ہے۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے ننانوے بابرکت صفاتی ناموں کے ساتھ جلد از جلد شمارہ شائع فرما دیں تاکہ ہم اس کو بھی فریم کروالیں تاکہ جوڑا مکمل ہو جائے۔ شمارہ ۳۵ میں مولانا لال حسین اخترؒ کی مبارک زندگی کے متعلق مضمون پڑھا۔ بہت روحانی سکون ملا۔

قیمتی وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اور خاص طور پر باہر ملکوں میں تو زیادہ وقت فضول باتوں میں گزرتا ہے۔ میں نے آپ کا پتہ حاصل کرنے کے لئے لکھا تو حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب کے ذریعے مل گیا میں نے ریاض شہر میں کافی تلاش کیا کہ ختم نبوت رسالہ مل جائے مگر نہ ملا۔ آپ کو زحمت دے رہا ہوں آپ مجھے رسالہ ارسال فرما دیں تاکہ میں ممبر بن کر دین کی معلومات حاصل کر سکوں اور دین اسلام عظمت صحابہ کے دشمنوں سے واقف ہو سکوں۔ میں آپ کا ممنون ہوں گا۔

نونہالانِ ختم نبوت کے صفحے کا خیر مقدم

محمد عبداللہ خاں حجازی — ظاہر پیر

آپ کا موقر جریدہ ختم نبوت کراچی ہمارے شہر ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان (پنجاب) افضل حق لائبریری میں پڑھنے کیلئے مل جاتا ہے۔ ہم گورنمنٹ ہائی اسکول ظاہر پیر کے طلباء بڑے ذوق اور اشتیاق سے آپ کے رسالے کا انتظار کرتے ہیں۔ آج ہم سٹوڈنٹ کا ایک مختصر سا قافلہ جب آپ کے اس عظیم الشان جریدہ کے مطالعہ کرنے کے لئے پہنچا تو یہ ملاحظہ کر کے ہماری خوشی اور قلبی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ آپ کے ادارہ نے نونہالانِ ختم نبوت کے صفحے کا کوٹہ منظور فرما کر ہمارے ایسے ہزاروں بلکہ لاکھوں نونہالانِ اسلام طلباء پر احسانِ عظیم فرمایا ہے میں اپنے گورنمنٹ ہائی اسکول ظاہر پیر کی طرف سے آپ کے اس عظیم الشان فیصلے کا خیر مقدم کرتا ہوں اور ختم نبوت کی انتظامیہ کو ہزار ہزار مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے ملتِ اسلامیہ کے اس بین الاقوامی جریدہ میں یہ اضافہ کر کے طلباء پر خصوصی... احسان فرمایا ہے۔ شکریہ۔

اللہ ممتاز کامیابیوں سے ہمکنار کرے آمین

(محمد اکرم قریشی لیاقت آباد ۔ پپلاں میانوالی)

بندہ ایک عرصے سے رسالہ "ختم نبوت" کا قاری ہے دعا ہے کہ خداوند کریم مجلس ختم نبوت کی تمام کوششوں کو اور بالخصوص اس رسالہ "ختم نبوت" کو پوری دنیا میں نمایاں کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے آمین۔ یا رب العالمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔

بہت پسند آیا

ایم اے خاں خوشاب

بندہ رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہے۔ بہت پسند آیا۔ اور خوشی بھی ہے کہ مجاہدین ختم نبوت کا منہ بولتا ثبوت یہ ہفت روزہ ختم نبوت موجود ہے۔ ماشاء اللہ بڑی جرأت ہمت سے اس پیارے رسالہ کا اجراء کیا

کارڈ چھپ گئے ہیں، نامہ نگار توجہ فرمائیں

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے نمائندگی کارڈ چھپ گئے ہیں۔ نامہ نگار حضرات اپنے کوائف مع ولدیت و مکمل پتہ اور کارڈ کے لوازمات جلدی روانہ کریں تاکہ کارڈ جاری کیے جا سکیں۔ نئے خواہشمند حضرات بھی اپنی درخواست مقامی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کسی عہدہ دار کی تصدیق سے بنام مدیر مسئول ہفت روزہ ختم نبوت روانہ کریں، کارڈ اسی ماہ جاری کیے جا رہے ہیں۔

آپ کے لئے دُعا گو ہوں!

عبدالقدوس قریشی، ریاض سعودی عرب

بندہ ناچیز بحمداللہ تعالیٰ بخیر و عافیت سے رہ کر آپ حضرات کی طویل العمری کے لئے دُعا گو ہے کہ آپ کو دینِ حنیف کی پاسبانی رہبری اُمت کی اصلاح عقیدہ کے لئے مزید قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرما دیں۔ آج اکثریت سے لوگوں کا بشمولہ ناچیز یہ شوق بڑھتا جا رہا ہے کہ ناولوں جھوٹی کہانیوں میں اپنا

روح کو تسکین ملتی ہے

سید محمد منصور عابدی ، سکھر

آپ کا رسالہ ایک ایسا منفرد رسالہ ہے جس کے مطالعہ سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اور روح کو تسکین ملتی ہے اور ملک کے اندر اور باہر کے قادیانی حالات کا پتہ چلتا ہے۔ سچ پوچھیئے تو اس رسالے کا انتظار اس طرح کرنا پڑتا ہے جیسے کسی بس، یا ٹرین کا انتظار۔ جب یہ رسالہ میرے گھر پر پہنچ جاتا ہے تو پھر میں اس رسالے کو ایک ہی رات میں کئی بار پڑھتا ہوں میری دعا ہے کہ اس رسالے کو خدا ترقی دے اور قادیانیت کو اللہ تعالیٰ صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دے (آمین)

یہ رسالہ عظیم جہاد ہے

طارق محمود بستی رام کلی بیلسن

میں چار ماہ سے اس رسالہ کا مطالعہ کر رہا ہوں اور اس رسالے نے جتنا مجھے متاثر کیا ہے۔ شاید کسی اور اسلامی رسالے نے اتنا متاثر کیا ہو آج کے دور حاضر میں یہ رسالہ قادیانیت کے خلاف ایک عظیم جہاد ہے اس لاثانی رسالہ سے مرزائیت کے جھوٹے اور مکار عزائم پر کاری ضرب لگی ہے اس رسالہ کے ذریعہ حکومت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ صدارتی آرڈی ننس پر عمل کرتے ہوئے مرزائیوں کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ اور دیگر قرآن کی آیتیں ہٹائے۔
میری یہ دعا ہے کہ یہ رسالہ دن دگنی اور رات چگنی ترقی کرے۔ آمین

حفیظ رضا پسروری

اے مسلمانانِ ارضِ پاک! ہوشیار

کر رہے ہیں مغربی اقوام سے فرمائشیں
ہیں بہت مذموم اہلِ قادیاں کی خواہشیں
اے مسلمانانِ ارضِ پاکؐ آنکھیں کھول لیں
بیٹھ کر لندن میں مرزا کر رہا ہے سازشیں

قادیانیت

رسولؐ پاک کی توہین کو ایماں سمجھتے ہیں
اور انگریزی حکومت سایۂ یزداں سمجھتے ہیں

زباں سے احمدی ہونے کا جو اقرار کرتے ہیں
جہادِ فی سبیل اللہ سے انکار کرتے ہیں

غلام احمد نے جب دعویٰ کیا جھوٹی نبوت کا
بہانہ تھا حقیقت میں فرنگی کی ضرورت کا

ہوس کی آڑ میں مرزا نے کھیلے کھیل برسوں تک
رکھے ناموس کیسا تھا اس نے نبیل برسوں تک

اکھنڈ بھارت کا خواب جب دیکھا ربوہ والوں نے
کیا دو لخت ارضِ پاکؐ ان کی خفیہ چالوں نے

جو پاکستان پر قبضے کے منصوبے انہیں کے تھے
لیاقتؒ کو ہٹانے کے بھی منصوبے انہیں کے تھے

فساد و فتنہ یہ پھیلا رہے ہیں ملک و ملت میں
کوئی ثانی نہیں ان کا شرارت میں بغاوت میں

رضا ایسے گروہ کو اب مسلماں کہہ نہیں سکتے
رسولِ پاکؐ کے باغی جہاں میں رہ نہیں سکتے

آج کے دور کی سب سے بڑی نیکی

قاری اللہ داد جامعہ مدنیہ ویلڑی

بندہ رسالہ کا مستقل قاری ہے ہر ہفتہ رسالہ کا انتظار رہتا ہے جب ملتا ہے تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے کیوں کہ یہ پرچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور ختم نبوت کا پرچار کر رہا ہے اور مرزائیت کو ذلیل و خوار کر رہا ہے آج کے دور کی یہ سب سے بڑی نیکی ہے جو ادارہ ختم نبوت خوب کما رہا ہے۔

مولانا طوفانی کے نام کویت سے خط

شیر نواز خان ، کویت

یہ خط مولانا محمد اکرم طوفانی مبلغ اعظم سرگودھا کے نام ہے جو کویت سے آیا ہے۔ شیر نواز خان لکھتے ہیں۔ بھائی جان طوفانی صاحب! ختم نبوت کا رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے اور دفتر میں تمام حضرات باقاعدگی سے پڑھتے ہیں اور آئندہ رسالہ کا شدید انتظار رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

رسالہ پڑھ کر قادیانیوں سے سخت نفرت ہو گئی ہے!

وسیم سجاد اعوان سرائے صالح ہزارہ

میں آپ کے رسالہ کا تقریباً چار ماہ سے مکمل خریدار ہوں ہمارے گاؤں کافی رسالے آتے ہیں جو کہ مختلف لڑکوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ آپ کے رسالے کا ٹائٹل قابل ستائش ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ صرف ناموس محمد کے تحفظ کے لئے شائع ہوتا ہے جس میں قادیانیوں کے پروپیگنڈے کا واضح پتہ چلتا ہے۔

اللہم رسالے کو ترقی دے

رانا محمد رفیق سید خلیق احمد ظہور اللہ بھٹی روڈہ ضلع خوشاب

ہم ختم نبوت کا رسالہ پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں اس رسالے سے مرزائیوں کی سازشوں اور سرگرمیوں کا علم ہوتا ہے بڑا ہی اچھا رسالہ ہے اللہ اس رسالے کو ترقی دے آمین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مرکزی راہنما

عبدالرحمن یعقوب باوا ساتماہ کے غیر ملکی دورے کے بعد کراچی پہنچ گئے

کراچی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما اور ہفت روزہ ختم نبوۃ انٹرنیشنل کے مدیر مسئول جناب الحاج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب سات ماہ کے کامیاب غیر ملکی دورے کے بعد کراچی واپس پہنچ گئے انہوں نے اس بیرونی ممالک کے طویل دورے میں کینیڈا، ناروے، سویڈن، ڈنمارک اور برطانیہ کا دورہ کیا عظیم الشان کانفرنسوں سے خطاب کے علاوہ ان ممالک میں جماعتی شاخیں اور دفاتر قائم کیے۔ قادیانی بیرونی دنیا میں پاکستان کے خلاف جو بے بنیاد اور جھوٹا پروپگنڈہ کر رہے ہیں، پریس کانفرنسوں اور خصوصی اجتماعات کے ذریعے ان کا دندان شکن جواب دیا، جناب باوا صاحب قبل ازیں برطانیہ، اسپین، ساؤتھ افریقہ، انڈونیشیا، بھارت، ماریشس، ری یونین، کینیا، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور دیگر کئی ممالک کا دورہ کر چکے ہیں، کراچی پہنچنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد انور فاروقی، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا محمد یوسف محمودی، رانا محمد انور اور دوسرے متعدد کارکنوں نے ان کا خیر مقدم کیا۔

پاکو کے چیئرمین کنور ادریس کو ہٹایا جائے

کراچی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ڈویژن کے سیکرٹری اطلاعات مولانا منظور احمد الحسینی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکو کے چیئرمین مشہور قادیانی کنور ادریس کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔ کیونکہ جب سے اس کا تقرر ہوا ہے۔ پاکستان آٹوموبائل کارپوریشن کی ترقی کی رفتار بالکل رک گئی ہے۔ اس کے تقرر سے صرف اور صرف نیا جنواز لمیٹڈ اور ماڈرن موٹرز لمیٹڈ قادیانی فرمیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اور دو سو انجینئر کاریگر کنور ادریس کی وجہ سے ملازمت چھوڑ کر چلے گئے جن پر گذشتہ ایک سال سے ظلم و زیادتی ہوتی رہی اور اس کے جھوٹا قانون کو ہاتھ میں لیتے رہے۔ جس کا ثبوت صوبہ سندھ کے ممبر ڈائرکٹرز اور ڈسکاس ویلیٹ اور سائٹ کے تھانے میں موجود ہے۔ جس کی انکوائری چل رہی ہے۔ اور مزید خوف و ہراس پھیلانے کے لیے ... ہم سے زائد مزدوروں کو بلاوجہ شوکاز نوٹس دیئے گئے ہیں۔ جو کہ وزیر اعظم کی پانچ نکاتی پروگرام کی صریح خلاف ورزی ہے۔

مولانا نور احمد انتقال کر گئے

معروف عالم دین اور موتمر عالم اسلامی کے شعبہ دعوت وارشاد کے ڈائریکٹر مولانا نور احمد ۲ جمادی الثانی ۸۰۴اھ پیر کی رات پونے بارہ بجے دل کا دورہ پڑنے کے بعد وفات پا گئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام راہنماؤں نے آپ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے اسلامیان پاکستان کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے مولانا مرحوم اس قحط الرجال کے دور میں عزم و ہمت اور استقلال کا نشان تھے۔ ادارہ القرآن قائم کر کے کتاب و سنت کی جو گراں قدر خدمات آپ نے سرانجام دی ہیں۔ وہ امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان ہے۔ ادارہ مولانا مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور توقع رکھتا ہے مولانا کے خلف الرشید صاحبزادگان اپنے گرامی قدر والد کے مشن کو کامیابی سے ہمکنار کر کے ان کی روح کو تسکین پہنچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین

(ادارہ)

تحفظ ناموس رسالت کے جہاد میں مالی اعانت

ڈگری ضلع تھرپارکر سے محترم جناب عبدالحمید تھا نے اپنے ایک تفصیلی خط کے ساتھ ہفت روزہ ختم نبوت کے اشاعت فنڈ میں مبلغ ایک سو روپے کا عطیہ ارسال فرمایا ہے ہماری دعا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد میں ان کا یہ عطیہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ان کے کاروبار میں برکت عطا فرمائے اور ان کی تمام نیک خواہشات اور تمنائیں پوری فرمائے۔ آمین۔ قارئین سے بھی دعا کی درخواست ہے

(ادارہ)

بہاولنگر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

بہاولنگر (نمائندہ ختم نبوت بہاولنگر) کے زیر اہتمام جامع مسجد بہاولنگر میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں تمام مکتبہ فکر کے علماء کرام نے خطاب فرمایا، جبکہ مہمان خصوصی قاضی اللہ یار اور مبلغ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا تھے۔ مولانا قاضی اللہ یار نے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا کہ قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں بڑھتی جا رہی ہیں جس حکومت کو سختی سے نوٹس لینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ ہر قسم کا لین دین ربط و ضبط ختم کر دیں۔ جلسہ میں ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا محمد اسلم قریشی کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا، جلسہ میں مولانا محمد اکرم، مولانا منظور احمد، قاری عبدالغفور صاحب نے بھی خطاب کیا علاوہ ازیں جلسے میں ڈپٹی کمشنر بہاولنگر کے اس اقدام کو سراہا گیا کہ علاقہ فورٹ عباس میں مرزائیوں کے مردے کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال کر قادیانیوں کے قبرستان میں دفن کیا۔ اس کے علاوہ علاقے کے لوگ مبلغ ختم نبوت بہاولنگر حضرت مولانا محمد طفیل ارشد صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں جن

کی وجہ سے پورے بجاوڑ ضلع میں مرزائیوں میں ہل چل مچ گئی مولانا نے بار بار فورٹ عباس کا دورہ کرکے وہاں کے لوگوں کو متحرک کیا اور مرزائیت کے جھوٹے پروپیگنڈا سے لوگوں کو آگاہ کیا۔

ختم نبوت حلقہ لانڈھی کا اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ لانڈھی کا اجلاس جامع مسجد اقصیٰ شیر باؤ کالونی میں مولانا محمد عمر فاروقی سرپرست عالمی مجلس تحفظ حلقہ لانڈھی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ الحمد للہ کہ اس حلقے کی جانب سے ہفتہ وار جمعہ کے دن بعد از نماز عشاء تقابل ادیان (ایک کورس) کا انعقاد کیا گیا جس میں سکول کے اساتذہ کے علاوہ کافی تعداد میں طلباء اور نوجوان شرکت کر رہے ہیں جن کو مرزائیت دھریت یہودیت عیسائیت کے خلاف تربیت دی جارہی ہے اور ساتھ ساتھ ختم نبوت کے اراکین نے مدرسہ مصباح القرآن بھی کھولا ہے جس میں ایک مدرس تعلیم قرآن کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل ارکان نے شرکت کی عبدالغنی صدر مقصود جان جنرل سیکرٹری فیروز شاہ جوائنٹ سیکرٹری قاسم خان خازن سرتاج اشاعت سیکرٹری شاہ جہاں قاضی الرحمان عبدالمعید قاری خورشید احمد مدرس مصباح القرآن ولی اللہ شاہ تاج الامین، اشرف جان بابو گل رحیم انچارج ختم نبوت لانڈھی عنایت احمد شاہ حاجی منیر، حاجی فرہاد سراج محمد قاری فیروز قاری محمد رحمان۔ قاری منظور احمد، مولانا رحمت اللہ، مولانا صدیق احمد رحمانی مولانا عزیز الرحمن قاری علی الرحمان۔

میاں میر کالونی لاہور میں عظیم الشان جلسۂ ختم نبوت

لاہور (نمائندہ ختم نبوت) جامع مسجد میاں میر کالونی گلی نمبر ۲ میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض رائے ثاقب نسیم نے سرانجام دیے تقریب کی صدارت سید فیاض الحسن قادری صاحب نے کی جبکہ خطیب اعظم حضرت مولانا منیر احمد یوسفی صاحب ایم اے لاہور۔ ڈاکٹر اسلم صاحب علامہ جعفر بلال صاحب، سید شبیر حسین شاہ صاحب بخاری، مبلغ ختم نبوت جناب طاہر رزاق صاحب، عبدالعزیز سیالوی۔ سید فاروق شاہ صاحب خطیب جامع مسجد نورانی میاں میر کالونی اور پاکستان کے معروف ٹیسٹ کرکٹر عبدالقادر مہمانانِ خصوصی تھے۔ اس ایمان افروز تقریب کا آغاز تلاوت کلام سے کیا گیا اس کے بعد محمد اقبال صاحب نے خطبہ استقبالیہ دیتے ہوئے تقریب منعقد کرنے کی غرض وغایت اور فتنہ مرزائیت کی تفصیل بیان کی۔ اس کے بعد مقررین نے اپنی تقریروں میں شانِ رسالت قادیانیوں کے عقائد و عزائم، امت مسلمہ کی ذمہ داری کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ دو سو احادیث اور ایک سو آیات قرآن اس عقیدے پر دلالت کرتی ہیں۔ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انگریز نے دین اسلام پر کاری ضرب لگانے کے لئے مرزا غلام قادیانی سے جعلی نبوت کا دعویٰ کرایا۔ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو خدا کا نبی اور رسول کہا۔ مریدوں کی جماعت کو صحابہ رسول کہا۔ اپنی کافرہ بیویوں کو امہات المومنین قرار دیا۔ اپنے گھر والوں کو اہل بیت کا نام دیا۔ مقررین نے کہا کہ آج ہمارے دلوں میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مدہم پڑ چکا ہے۔ اس سے پہلے کہ روح اور جسم کا رشتہ جدا ہو جائے۔ زندگی کی مہلت عمل ختم ہونے سے پہلے ہی تمام دولت ختم نبوت کی حفاظت اور اسلام دشمنوں کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کی کوششیں شروع کر دینی چاہئیں۔

خلافِ اسلام مواد شائع کرنے والے اخبارات و رسائل کے ڈیکلریشن منسوخ کئے جائیں

کراچی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں حاجی لال حسین، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا محمد انور فاروقی نے حکومت

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا نذیر حسین انتقال فرماگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مبلغ ختم نبوت "سومرو" حضرت جمال اللہ الحسینی کے والد محترم حضرت مولانا نذیر حسین صاحب اف پنوں عاقل گزشتہ دنوں انتقال فرماگئے۔ مولانا موصوف حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانیوں میں سے تھے حق گوئی و بے باکی ان کا طرۂ امتیاز تھا ان کی پوری زندگی مسئلہ ختم نبوت ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے وقف رہی۔ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب مدظلہ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری مدظلہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر مدظلہ۔ جناب عبدالرحمن یعقوب باوا مدیر ختم نبوت۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب۔ مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا خدا بخش شجاع آبادی خطیب ربوہ۔ مولانا عبدالرؤف جتوئی۔ مولانا کریم بخش علی پوری، مولانا محمد صادق صدیقی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور دوسرے مبلغین حضرات نے مولانا مرحوم کی وفات پر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ان کی خدمات کو سراہا اور انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ مولانا جمال اللہ الحسینی اور ان کے دیگر پسماندگان سے دلی اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔

پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان تمام اخبارات ورسائل کا ڈیکلریشن منسوخ کردے۔ اور انہیں ڈیکلریشن نہ دے جو خلاف اسلام مواد کی اشاعت کر رہے ہیں۔ ان میں قادیانی گروپ کے اخبارات ورسائل پیش پیش ہیں۔

نیز انہوں نے اس قسم کے اخبارات ورسائل کو اے پی این ایس سے خارج کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلافِ اسلام مواد کی اشاعت کرنے والے مسلمان نہیں ہیں بلکہ اسلام کے بارے میں طبوس منافقین ہیں۔

حسین کاکا۔ منتخب ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب عبدالغفار صاحب نے سرانجام دیئے۔

انجمن سپاہ صحابہ کا قیام

جوہرآباد ضلع خوشاب میں انجمن سپاہ صحابہؓ کا قیام عمل میں لایا گیا مندرجہ ذیل عہدہ دار مقرر ہوئے، سرپرست اعلیٰ مولانا غلام ربانی، سرپرست ملک عبدالستار اعوان صدر اخلاق احمد، نائب صدر ملک عبدالرحمٰن ترجیوانہ صوفی محمد سعید، صوفی محمد سردار جنرل سیکرٹری ملک خشنود اختر سیال ڈپٹی سیکرٹری جنرل فیض احمد گوندل، جائنٹ سیکرٹری نذیر اظہر، سیکرٹری نشریات صوفی جان محمد، سیکرٹری مالیات محمد ارشد خان، سالار اعلیٰ حاجی محمد ریاض سالار محمد عباس، صوفی دوست محمد، فاروق مشیر مشتاق احمد خان۔

قادیانی نوکری اور چھوکری کا لالچ دیکر لوگوں کو ورغلاتے ہیں

شبان ختم نبوت سرگودھا کی شاخ کے قیام کے موقعہ پر مولانا اکرم طوفانی کا خطاب

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) شبان ختم نبوت کا اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرگرم راہنما شاہین ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں جناب محمد ادریس صاحب نے عوام کی توجہ اس طرف دلائی کہ ہمارے بار بار مطالبہ کیے جانے کے باوجود کلمہ طیبہ مرزائیوں کے مزاروں سے محفوظ نہیں کیا جاتا۔ نیو سول لائن کے مرزا کے مزار پر ابھی تک کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ ان کے مزاروں کی شکلیں ابھی تک مسجدوں جیسی ہیں آخر انتظامیہ اس بات کا نوٹس کیوں نہیں لیتی۔ ہمارا کوئی دشمن ہمارے خلاف بولے تو ہم جنگ عزت کا دعویٰ دائر کر دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہادی برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بولنے والے پر انتظامیہ کوئی نوٹس نہیں لیتی۔ جناب جمال دین صاحب نے مرزا غلام قادیانی کے طریقہ واردات کی طرف توجہ مبذول کرائی جس میں انہوں نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی نے پہلے پادریوں سے مناظرہ سے ابتداء کی اور لوگوں میں مقبولیت حاصل کی اور پھر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا مجدد سے مسیح موعود بنا اور پھر نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ آخر میں جناب مولانا محمد اکرم طوفانی نے حاضرین سے خطاب کیا اور بتایا کہ مرزائی لڑکیوں کے دلال ہیں۔ یہ نوکری اور چھوکری کے چکر میں لوگوں کو ورغلاتے ہیں۔ پھر انہوں نے ایسے لوگوں کے حوالے دیئے جن کے ساتھ مرزائیوں نے ایسے وعدے وغیرہ کیے۔ غرض کہ سارا آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ یہ کلمہ طیبہ کا جو بیج لگاتے ہیں اس سے ان کی مراد (محمد سے) مرزا غلام احمد قادیانی ہوتا ہے۔ یہ اس چکر میں لاکر پھنساتے ہیں اور ایمان پر ڈاکہ ڈالتے

ہیں۔ اس کے بعد محمدی کالونی میں شبان ختم نبوت کی نئی شاخ کا افتتاح ہوا اور عہدیدار چنے گئے۔ صدر جناب ظفر اقبال، نائب صدر محمد انور پاشا، جنرل سیکرٹری فدا حسین، جوائنٹ سیکرٹری محمد اکرام، فنانس سیکرٹری محمد سلطان مبارز اور سرپرست غلام

اہل علم کے لئے خوشخبری

اوجز المسالک شرح موطا امام مالکؒ

تصنیف

○ قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

حضرت شیخ الحدیثؒ کی یہ کتاب ایک خاص حیثیت کی حامل ہے

جس میں مذاہب اربعہ کو انکی مستند فقہی کتابوں سے نقل کرنے کا التزام ہے

○ اور ہر حدیث سے متعلقہ مباحث — ائمہ فقہاء کے دلائل

○ فقہ حنفی کے وجوہ ترجیح پر سیر حاصل کلام کیا گیا ہے

حدیثی مباحث کا انسائیکلوپیڈیا!

○ مستند فقہی مذاہب کا خزانہ — اور دلائل فقہاء کا قابل قدر ذخیرہ

○ جسے ایک مالکی عالم شیخ سید علوی مالکی استاذ الحرم المکی نے دیکھ کر فرمایا

"متقدمین میں اس کتاب کی نظیر نہیں ہے"

○ خوبصورت ٹائپ پر اعلیٰ کاغذ وطباعت کے ساتھ مکمل ۱۵ جلدوں میں خاص ایڈیشن پاکستان میں پہلی بار محدود تعداد میں طبع کیا گیا ہے

○ قیمت کامل سیٹ ۱۵ جلد ۱۲۰/- روپے صرف

○ مدارس عربیہ کو خصوصی — رعایت دی جائے گی

فوری طلب فرمائیں

ملنے کا پتہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ

بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

نوٹ ہمارے ہاں ہر قسم کی درسی کتب دستیاب ہیں

عالمی مجلس کے قائدین عنقریب کراچی کا دورہ کرینگے

لاہور (نمائندہ ختم نبوت) مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوۃ نے کراچی اور حیدرآباد کی افسوسناک صورتحال کو قومی المیہ قرار دیا ہے۔ اور تمام طبقات سے اپیل کی ہے کہ وہ قومی وحدت اور یکجہتی کے قیام کے لیے بھرپور کردار ادا کریں۔ مرکزی مجلس عمل کا اجلاس دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ لاہور میں مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی مجلس عمل کے رہنماؤں کا ایک وفد مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر قیادت چند روز تک کراچی جائے گا۔ اور مختلف طبقات سے ملاقاتیں کرے گا۔

قادیانی ایک تخریبی ٹولہ ہے

ٹنڈوغلام علی (نمائندہ ختم نبوت) مولانا یار محمد عابد (مرکزی مبلغ تنظیم اہل سنت پاکستان خطیب جامع مسجد فاروقیہ اور چشتیہ اعجاد پور) نے جامع مسجد ٹنڈوغلام علی میں ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی جماعت انگریز کے سایہ میں پلی ہوئی جماعت ہے اور یہ ایک شرانگیز ٹولہ ہے جو مسلمانوں میں پھوٹ ڈال اور مسلمانوں کو آپس میں لڑواتا ہے۔ قادیانیوں نے مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کر کے قتل کر دیا اور ۲۵ دسمبر ۱۹۸۶ء کو مولانا احسان اللہ فاروقی کو تین نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے رات کو گھر سے بلا کر انہیں کلاشنکوف سے شہید کر دیا۔ ہم مجاہدین ختم نبوت ٹنڈوغلام علی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا اسلم قریشی اور احسان اللہ فاروقی کے قاتلوں کو گرفتار کر کے سرعام سزائے موت دی جائے۔

بہت بے آبرو ہو کے ہوٹل سے وہ نکلا

ٹنڈوغلام علی (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ دنوں نظامانی ہوٹل ٹنڈوغلام علی میں سیٹھ عبدالسلام قادیانی چائے پینے کے لیے ہوٹل میں اپنے مسلمان دوستوں کے ساتھ آیا۔ ختم نبوت کے ایک مجاہد نے ہوٹل والے سے کہا کہ یہ عبدالسلام قادیانی ہے لہٰذا ان کو چائے نہ دی جائے، چنانچہ ہوٹل کے مالک نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تم قادیانی ہو اور ہم قادیانیوں کو چائے نہیں دیتے لہٰذا اُٹھ جاؤ۔ وہ قادیانی شرمسار ہو کر ہوٹل سے اُٹھ گیا ہم مجاہد ختم نبوت نظامانی ہوٹل کے مالک پاکستانی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے قادیانی کو چائے نہ دے کر ختم نبوۃ سے وفاداری کا ثبوت پیش کیا ہے۔

موضع روڈہ میں مولانا غلام ربانی صاحب کا خطاب

موضع روڈہ میں حافظ عنایت اللہ صاحب کی ہمشیرہ کی شادی کی تقریب کے موقع پر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع خوشاب کے صدر حضرت مولانا غلام ربانی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ شادی بیاہ کے موقع پر غیر اسلامی رسم و رواج کی حوصلہ شکنی کریں اور اسلامی طریقہ کو رواج دیں۔ انہوں نے کہا کہ علاقہ میں مرزائی مرتدوں کی کچھ نفری ہے آپ نے ختم نبوت کے مسئلہ پر جامع تقریر فرماتے ہوئے مرزائیوں کو دعوت دی کہ تم ارتداد سے توبہ کر کے ختم نبوت کے جھنڈے تلے ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ اور ہمارے بھائی بن جاؤ آپ نے فرمایا کہ ختم نبوت ایک ایسی مسلم حقیقت ہے جس کی تردید کسی صورت میں بھی تسلیم نہیں کی جا سکتی پوری دنیائے اسلام بلکہ دنیائے عالم مرزائیت کو کافر اور مرتد قرار دے چکی ہے یہ ایسی روشن حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے ہمدردی اور ناصحانہ انداز میں تمام مرزائیوں کو توبہ کر کے اسلام میں داخل ہونے کی عام دعوت دی جسے علاقہ کے ہر شخص نے سراہا۔

نذیر کالونی سرگودھا میں شبان ختم نبوۃ کا قیام

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) نذیر کالونی میں نوجوانوں کا اہم اجلاس حافظ جان محمد خطیب مسجد کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تقریباً ۰۰ نوجوانوں نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صوفی جمال الدین افغانی نے کہا کہ انشاء اللہ اب پوری دنیا میں مرزائیوں کا تعاقب شروع ہو چکا ہے سرگودھا میں بھی انشاء اللہ ہر محلہ میں نوجوان مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں کا نوٹس لینے کے لیے تیار ہیں۔ آخر میں مبلغ سرگودھا حافظ محمد اکرم طوفانی نے قادیانیوں کے طریقہ واردات پر روشنی ڈالی۔ اور ان کے ...

آل پاکستان تنظیم تحفظ ختم نبوت طلباء سندھ میڈیکل کالج کراچی کا قیام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس ماہ مبارک میں سندھ میڈیکل کالج کے داعیانِ ختم نبوتؐ مندرجہ ذیل مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے قافلہ ختم نبوتؐ میں شامل ہونے کا اعلان کرتے ہیں

★ (۱) تمام مسلمان طلباء کو اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت سے روشناس کرانا۔ (۲) طلبہ کو تحفظ ختم نبوتؐ کے لئے تیار کرنا (۳) تمام قسم کی سیاسی صوبائی اور غیر اسلامی فرقہ بندیوں سے دامن بچا کر فتنہ قادیانیت اور اس جیسے تمام دوسرے فتنوں جن کا مقصد عالم اسلام میں شر اور فساد پھیلانا، نفاق کا فروغ کرنا کے استیصال کے لئے جدوجہد کرنا (۴) تعلیمی اداروں میں قادیانیوں اور دوسرے اسلام دشمن عناصر کی سرگرمیوں اور مکارانہ سازشوں کا سدباب کرنا۔ (۵) مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کا تحفظ اور اس میں صحیح اسلامی نظام کے قیام کے لئے طلباء کو تیار کرنا۔ (۶) طلباء کی دینی اور دنیاوی تعلیم حاصل کرنے میں ہر ممکن مدد کرنا۔ **ہمیں اُمید ہے کہ** آپ نہ صرف ان مقاصد سے متفق ہوں گے بلکہ بحیثیت ایک مسلمان آپ اپنا ناطہ دائیں، بائیں اور سپر پاورز (نام نہاد) سے جوڑنے کی بجائے دامن رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑنے میں فخر محسوس کریں گے۔ تو پھر آئیے ہمارے ساتھ مل کر اس تنظیم کو مضبوط بنائیں۔

ناظم

اور نئے عزائم کو بے نقاب کیا۔ اور شبانِ ختم نبوت کی شاخیں کھولنے پر زور دیا۔ چنانچہ مقامی طور پر سترہ نوجوانوں نے شبانِ ختم نبوت میں شرکت کی۔ اور مقامی طور پر تنظیم بنائی گئی جس کے نئے صدر، جنرل سیکرٹری اور دیگر عہدیداروں کا چناؤ کیا گیا۔ آخر میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

قادیانی نوجوان کا قبولِ اسلام

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) بھابڑہ ضلع سرگودھا کے ایک نوجوان اکبر علی ولد اصغر علی نے قادیانیت کو ترک کر کے مولوی صالح محمد صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ بھابڑے میں چند گھر قادیانیوں کے ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ نوجوان کی اسلام پر استقامت کے لیے دعا فرمادیں۔

بقیہ: ضربِ خاتم

ہو چکی ہوگی۔ لہٰذا توفیتنی کے معنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے لیے موت درست بنتے۔ میں مرزائیوں سے پوچھتا ہوں کہ جب کنت علیھم شھیدا کا جملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تو علیھم میں ھم سے مراد عیسائی ہیں مگر جب یہی جملہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ھم سے مراد صحابہ کرام ہیں بتاؤ ایک ہی جملے کے دو مختلف معنی ہوئے یا نہ ہوئے؟

مثلاً اگر کوئی آدمی کہتا ہے "میں تیرا ہوں" اب اگر اس نے یہ جملہ اپنی بہن کے لیے کہا ہے تو اس کا مطلب یہ تھا کہ میں تیرا بھائی ہوں، اگر یہی جملہ اس نے اپنی بیوی سے کہا تو اس کا مطلب یہ تھا کہ میں تیرا شوہر ہوں۔ بتائیے ایک ہی جملے کے دو معنی ہوئے یا نہ ہوئے۔ بلکہ یہاں تو مزید لطف ہے کہ ایک ہی جملہ ہے اور کہنے والا بھی ایک ہے مگر معنی مختلف

اس آیت میں دمت فیھم کے مقابلے پر توفیتنی آیا ہے۔ لہٰذا حسب قرینہ توفی کے معنی عدم موجودگی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں کے لیے عدم موجودگی کے معنی درست ہیں۔ اس کی وضاحت گذشتہ سوال کے جواب میں بخوبی ہو چکی ہے۔

بقیہ: نونہالان

اربوں کھربوں دولت ضائع کی، قیمتی جانوں کو خطرے میں ڈالا اور اس کے نتیجے میں صرف قریب ترین کرہ چاند تک رسائی حاصل کی اب حق تعالیٰ کا معاملہ اپنے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ دیکھئے اور ان کی بلندیٔ مراتب کا تصور کیجئے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اسباب و ذرائع اور آلات و وسائل کے بغیر جب چاہا آسمانوں کی سیر کرا دی گئی۔ فضاء بسیط کا سارا فاصلہ چند لمحوں میں طے کرا دیا اور آناً فاناً تمام آسمانوں سے اوپر پہنچا دیا۔ رفعتِ انسانی کی تمام حدیں پست رہ گئیں اور ملکوت الٰہیہ کے وہ عجائبات دکھلا دیے کہ نسل انسانی اسباب کے دائرے میں کروڑوں برس تک تحقیقات پر محنت کرے غرض ناممکن ہے کہ اس کا لاکھواں حصہ بھی حاصل کر سکے۔

● بدقسمتی سے عالم کی زمام قیادت کافی عرصے سے خدا... ناشناس تہذیبوں اور بد دین قوموں کے ہاتھ میں ہے جن کے یہاں (الا ماشاءاللہ) دین و دیانت نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ اور شرم و حیا، عفت و عصمت، غیرت و حمیت کا لفظ ان کی لغت سے خارج ہے۔ ان کے نزدیک مکر و فن اور دغا و فریب کا نام سیاست ہے انسانیت کشی کے وسائل و اسباب کا نام ترقی ہے۔ فواحش و منکرات کا نام آرٹ ہے۔ مرد و زن کے غیر فطری اختلاط کا نام روشن خیالی اور خوش اخلاقی ہے۔ پردہ دری اور عریانی کا نام ثقافت ہے اور نقالی کو فخر سمجھتے ہیں۔ اس لئے سارے عالم میں فتنوں کا دور دورہ ہے

بقیہ: قادیانیوں کا اسلام

دیکھ لیجئے مذکورہ بالا حوالوں میں مرزا قادیانی اور اس کے صاحبزادے نے کس صفائی سے دنیا بھر کے علماء و مشائخ و صوفیاء اور عام مسلمانوں کو ایک قلم کافر بنا دیا۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ اصل اسلام اور ہے اور قادیانی اسلام اور ہے۔

بقیہ: مولانا غلام غوث ہزاروی

قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے لیکن کچھ بھی نہ جمع کیا صرف حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعض ناعاقبت اندیش اپنوں اور بیگانوں نے طرح طرح کے القابات سے نوازا اور بدنام کیا کہ مولانا نے حکومت سے یہ لیا اور وہ لیا۔ حالانکہ موت نے سب کچھ واضح کر دیا کہ مولانا نے کیا لیا۔

جب کبھی علم و کمال کی تاریخ مرتب ہوگی، جہاں کہیں دار و رسن کا ذکر ہوگا جب مجاہدین کا تذکرہ ہوگا، ظلم و ستم کے خلاف حق کی صدا بلند کرنے والوں کی داستان بیان کی جائے گی جب دین و وطن کیلئے سرفروشوں کی فہرست مرتب ہوگی تو مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی کے بغیر یہ داستان، یہ تذکرہ پھیکا اور بے مزہ رہے گا اور تاریخ ادھوری رہے گی۔ بالآخر یہ مرد قلندر حق گو عالم، بے باک خطیب، قوم و ملک کا ہمدرد، حضور کا سچا عاشق، صحابہ کرام کا جانثار ہم ورزیدہ شخصیت کو ۸۴ برس کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بقیہ: نیت کا بگاڑ

پھر آسمان سے خیر و برکات نازل ہوتیں اور انسان دنیا و آخرت میں سرفراز ہوتا۔

ترجمہ: "اور اے میری قوم تم اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ، پھر اس کی طرف متوجہ ہو وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا۔ اور (ایمان و عمل کی برکت سے) تم کو اور قوت دے کر تمہاری (موجودہ) قوت میں ترقی کر دے گا۔ لیں مجرم رہکر (ایمان و عمل سے) اعراض مت کرو۔"

(سورۃ ہود)

بقیہ: کلمہ طیبہ کیا ہے

ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ کلمہ طیبہ کا ورد کثرت سے کرتا رہے تاکہ خدا کے قرب کا حقدار ہو جہنم کی آگ سے بچنے کا بہترین ذریعہ کلمہ طیبہ کا ورد ہے اس سے افضل و اعلیٰ کوئی ورد نہیں ہے کلمہ طیبہ ایک طرف تو خدا کی وحدانیت کا اقرار ہے تو دوسری جانب سرور کائنات کی رسالت کا اقرار ہے کلمہ طیبہ کا ورد بہترین اور افضل عبادت ہے یہ روزِ محشر شفاعت کا ذریعہ ہے دخول جنت کا ضامن اور گناہگاروں کی نجات اور بخشش کا باعث اور موجب بنے گا۔

خدا ہمیں کلمہ طیبہ کے ورد کی ہدایت اور توفیق دے

(آمین)

مولانا غلام رسول فیروزی

ضربِ خاتم بر مرزائی شاتم

اثباتِ ختمِ نبوت اور ردِ قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

سوال نمبر ۹ :۔

جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے روز یہ پوچھے گا کہ کیا تم لوگوں کو کہا کرتے تھے کہ مجھے اور میری ماں کو خدا مان لو ؟ تو اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی اُمت کے حالات سے لاعلمی ظاہر کریں گے اور یوں کہیں گے ۔

" جب تک میں ان میں موجود رہا تو میں گواہ تھا اور جب تو نے مجھے وفات دی تو تُو ہی ان نگہبان تھا ۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام نے بذاتِ خود آکر اپنی بگڑی ہوئی اُمت کو دیکھ لینا ہے اور پھر مرنا ہے تو اس صورت میں قیامت کے روز اپنی اُمت کے حالات سے لاعلمی ظاہر کرنا کیسے درست ہو گا ۔ اور اگر **توفیتنی** کے معنی نزول کے بعد موت لیے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی اُمت ہی میں موجود رہے ۔ حالانکہ مسلمان کہتے ہیں کہ موت سے پہلے آسمان پر بھی گئے تھے ۔

(وصالِ ابنِ مریم)

جواب : عیسیٰ علیہ السلام اپنی لاعلمی کا اظہار ہرگز نہیں کریں گے ۔ کون سے لفظ سے آپ نے لاعلمی کے اظہار کو متعین کر لیا ہے ؟ جواب ہمیشہ سوال کے مطابق ہوتا ہے ۔ کیا عیسیٰ علیہ السلام پر علم رکھنے یا نہ رکھنے کا سوال ہو گا ؟ لہٰذا جواب میں وہ اپنی لاعلمی کا اظہار کریں گے ، ہرگز نہیں ۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لوگوں کے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کو خدا مان لینے کی تعلیم کے بارے سوال ہو گا ۔ اب عیسیٰ علیہ السلام کو اس بات کا علم ہو گا کہ ان لوگوں نے مجھے اور میری ماں کو اللہ بنا لیا تھا ۔ اور جواب یہ دیں گے کہ میں جب تک اُن میں موجود رہا میں نے ان کو یہ تعلیم نہیں دی اور جب میں ان میں موجود نہ رہا تو پھر میری عدم موجودگی کی وجہ سے میں ان کی گمراہی سے بری الذمہ ہوں ۔ اب آیت کا مفہوم ملاحظہ ہو ۔

" جب تک میں ان میں موجود رہا تو میں ان پر گواہ تھا یعنی میں نے انہیں یہ تعلیم نہیں دی ۔ اور جب تو نے میری توفّی کر لی تو پھر تو ہی ان پر نگہبان تھا ۔ یعنی میں جانتا ہوں کہ یہ گمراہ ہو گئے مگر اب میری ذمہ داری نہ تھی ۔"

اس میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لاعلمی کا تو ذکر ہی نہیں ہاں البتہ قادیانیوں کی لاعلمی کا خوب پتہ چلتا ہے خصوصاً آج کل مرزا طاہر قادیانی مرزائیوں کے مشہور غوطہ خور ہیں ۔ قرآن میں زبردست غوطہ لگاتے ہیں ۔ مگر ہمیشہ آیت کے اُلٹے معنی نکالتے ہیں ۔ مجھے جناب کی ایک کیسٹ سننے اور رسالہ وصالِ ابنِ مریم پڑھنے کا موقع ملا ہے ۔ مرزائیوں کی زبانی تعریف سُن سُن کر جو حسنِ ظن پیدا ہوا تھا ۔ سارے کا سارا ڈھل گیا اور مرزا طاہر کی لاعلمی کے علاوہ علمی بد دیانتیوں کا ثبوت بھی ملا جسے جناب اگر طلب فرمائیں تو بندہ رسالے کی صورت میں حاضر کرنے کے لیے تیار ہے اور انشاء اللہ مرزا جی کو فرار کا راستہ دکھائی نہ دے گا ۔ بہرحال مذکورہ بالا آیت کے بارے میں گذارش یہ ہے کہ لاعلم ہونے اور علم رکھتے ہوئے خود کو بری الذمہ ٹھہرانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے ۔

اس آیت میں **دمت فیھم** کے مقابلے پر **توفیتنی** آ رہا ہے ۔ دمت کا معنی ہے " میں موجود رہا " اس کے مقابلے پر **توفیتنی** کا معنی یہ ہو گا کہ " جب تو نے مجھے عدم موجود کیا " تو گویا **توفی** کے معنی یہاں پر قرینے کے لحاظ سے عدم موجود کرنا ہے ۔ اب عدم موجودگی کی کوئی بھی صورت ہو سکتی ہے ۔ عیسیٰ علیہ السلام کی موجودگی دو دفعہ ہو گی ایک مرتبہ آسمان پر جانے کی صورت میں اور دوسری مرتبہ موت کی صورت میں ۔ **فلما توفیتنی** ان دونوں عدم موجودگیوں کو شامل ہے ۔ اس تقریر کے بعد آیت کا مفہوم دوبارہ ملاحظہ ہو ۔

" میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان میں موجود رہا ۔ اور جب تو نے مجھے عدم موجود کیا تو پھر تو ہی ان کا نگہبان تھا "

پھر گذارش ہے کہ اگر **توفیتنی** کے معنی موت ہی لیے جائیں تو بھی موت کی تغلیب کی وجہ سے آسمان پر جانے کو بھی توفی میں شامل کر لیا گیا ۔ جیسا کہ **قلنا اهبطوا منها جميعا** میں مذکر کی تغلیب کی وجہ سے مونث اور مذکر سب کے لیے **اهبطوا** (مذکر کا صیغہ) استعمال ہوا ۔ اور اگر ان علماء کے قول کو لے لیا جائے تو عیسیٰ علیہ السلام کی ایک بار موت اور پھر زندہ ہو کر آسمان جانے کے قائل ہیں تو مسئلہ ہی حل ہو گیا کہ پہلی بار موت اور دوبارہ آسمان پر اگر پھر موت دونوں کو **توفیتنی** شامل ہو گا ۔

سوال نمبر ۱۰ :

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گمراہ ہونے والے امتیوں کے بارے میں فرمایا **اقول كما قال العبد الصالح عيسى بن مريم كنت عليهم شهيدا مادمت فيهم فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم ۔**

ترجمہ : میں قیامت کے دن ایسا ہی کہوں گا جیسے اللہ کے نیک بندے عیسیٰ بن مریم کا قول قرآن میں ہے کہ جب تک میں ان میں موجود رہا تو میں ان پر گواہ رہا اور جب تو نے میری توفی کر لی تو پھر تو ہی ان پر نگہبان تھا ۔ اب سوال یہ ہے کہ یہی جملہ جب حضور صلی اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں تو اس کے معنی موت ہیں اور یہی جملہ جب عیسیٰ علیہ السلام کہہ رہے ہیں تو اس کے معنی آسمان پر جانا ہیں ۔ ایک ہی جملے کے دو مختلف معنی کیوں ہیں (وصالِ ابنِ مریم)

جواب : سوال نمبر ۸ کے جواب میں ثابت کیا جا چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا یہ بیان قیامت کے روز ہو گا ۔ اور قیامت سے پہلے پہلے واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت

باقی ص۳۱ پر

INTERNATIONAL
WEEKLY **KHATME-NUBUWWAT** KARACHI
Registered No. M-166

نعت

روّشؔ صدیقی ، جوالاپوری

خاکِ در ہند و عرب ، روم و عجم تیرے ہیں
تشنہ لب آج بھی اے ابرِ کرم تیرے ہیں

شبِ ہجرت ، شبِ معراج ہوئی جاتی ہے
تیرے صدیقؓ کی آنکھوں پہ قدم تیرے ہیں

وحیٔ محکم سے ہوئی قولِ عمرؓ کی تائید
جانشین ، منتخبِ لوح و قلم تیرے ہیں

جن کے فیضان سے عثمانؓ ہوئے ذوالنورین
اوّل النّور ! وہ انوارِ اَتم تیرے ہیں

غزوۂ بدر سے تسخیرِ درِ خیبر تک
دوشِ حیدرؓ پہ جو چمکے وہ علَم تیرے ہیں

وہی شفقت ، وہی رحمت ، وہی عصیاں پوشی
تیرے پیاروں میں سب اندازِ کرم تیرے ہیں

جن کا وابستۂ دامانِ کرم ، کُل عالم
ہاں ، وہ وابستۂ دامانِ کرم تیرے ہیں

سایۂ دامنِ رحمت ہے کُشادہ سب پر
ہم تو کیا ، غیر بھی یا شاہِ اُمم تیرے ہیں

کس کو حسرت نہیں کونین میں ، پابوسی کی
فرش کیا ، عرش پہ بھی نقشِ قدم تیرے ہیں

ہم بُروں پر بھی نوازش ، ترے قرباں آقا
تو محبت سے یہ فرمائے کہ ہم تیرے ہیں

کس کی گردن میں نہیں خُلقِ حَسَن کی زنجیر
رِند تیرے ہیں ، فقیہانِ حَرَم تیرے ہیں

لِلّٰہِ الحمد ، سرافرازِ غلامی ہے روّشؔ
ہم غلاموں پہ عجب لُطف و کرم تیرے ہیں